ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۲

اُردن کی
شرعی عدالت نے
قادیانی کیخلاف مسلمان عورت کا
فسخ نکاح کے
مشہور مقدمہ کا
فیصلہ سُنا دیا

ملزم کی جائیداد
بحق سرکار ضبط
مسلمان عورت سے نکاح
فسخ کر دیا گیا
ملزم نے سادہ لوح لوگوں کو
کافر و مرتد بنانے کی
راہ ہموار کی

انگریزی زبان میں قرآن کی تفسیر لکھنے پر پابندی

مُجاہدین
افغانستان
اور
نُصرتِ
خُداوندی

چھٹی عالمی
ختمِ نبوت کانفرنس
قراردادیں اور
مطالبات

کانا بھی
پیغمبر
تھا؟
لاحول ولا
(نظم)

صحبتے با اولیائے کامل

مرسلہ: محمد حفیظ عمر، بہاولپور

آپ زاہد زمانہ اور بزرگان یگانہ میں سے تھے۔ اور شیخ خضرویہؒ کے مرشد اور شقیقؒ کے مرید تھے۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حاتم اصمؒ ہمارے زمانہ کے صدیق ہیں۔ اصم یعنی کانوں سے بہرے لقب تھا۔ حقیقت میں ایسا نہ تھا۔ ایک عورت ایک مسئلہ دریافت کرنے آپ کے پاس آئی تھی۔ اتفاق سے اس کی ریح آواز سے خارج ہوئی۔ اس کی شرمندگی مٹانے کے لئے آپ نے اپنے آپ کو بہرہ ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں کانوں سے بہرہ ہوں اونچی آواز سے کہو میں نے کچھ سنا نہیں تم نے کیا پوچھا ہے؟ یہ سن کر اس کی شرمندگی جاتی رہی۔ اور وہ جب تک زندہ رہی آپ اس وقت تک بہرے بنے رہے۔

فرماتے ہیں کہ ہر روز ابلیس مجھے وسوسہ ڈالتا ہے۔ پوچھتا ہے؟ کیا کھاؤ گے؟ میں کہتا ہوں "موت" پھر پوچھتا ہے کیا پہنو گے؟ جواب دیتا ہوں کفن۔ پھر سوال کرتا ہے کہاں رہو گے؟ میں کہتا ہوں "قبر میں" پھر وہ یہ کہہ کر کہ "تم بہت آدمی ہو" مجھ کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

آپ نے بیوی سے فرمایا "میں جہاد پر جاتا ہوں چار مہینے کے لئے کس قدر خرچہ درکار ہے؟ بیوی نے کہا "جس قدر میری زندگی ہے" فرمایا تمہاری زندگی میرے ہاتھ نہیں، پھر بیوی نے کہا "میری روزی بھی آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے"۔ چنانچہ آپ جہاد پر چلے گئے۔ آپ کی عدم موجودگی میں ایک بڑھیا نے آپ کی بیوی سے پوچھا "حاتم تمہارے لئے کس قدر روزی چھوڑ گیا؟" وہ بولیں وہ روزی کھانے والا تھا چلا گیا روزی دینے والا تو کہیں نہیں گیا۔"

ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ نماز کس طرح ادا فرماتے ہیں؟ فرماتے ہیں جب نماز کا وقت آتا ہے۔ پانی سے ظاہر کا وضو اور توبہ سے باطن کا وضو کرتا ہوں پھر مسجد جا کر مسجد الحرام کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ اور مقام ابراہیم کو دونوں ابروں کے درمیان تصور کرتا ہوں۔ بہشت کو دائیں ہاتھ اور دوزخ کو بائیں ہاتھ دیکھتا ہوں۔ پل صراط کو زیر قدم سمجھتا ہوں۔ ملک الموت کو پشت پر۔ پھر دل کو خدا کے سپرد کر کے تعظیم کیساتھ تکبیر تحریمہ سے قیام، ہیبت سے قرأت، تواضع سے رکوع، تضرع سے سجدہ، حلم سے قعود اور شکر سے سلام کرتا ہوں۔"

فرماتے ہیں "اگر اس زمانہ کے عالموں اور زاہدوں کے غرور کا وزن کیا جائے تو امراء اور بادشاہوں کے تکبر سے زیادہ ہوگا۔"

فرماتے ہیں تین وقت نفس کی حفاظت کرو (۱) کام کے وقت اس بات کو کہ خدا تمہیں دیکھتا ہے۔ (۲) بات کو کہ سنتا ہے۔ (۳) خاموش رہو تو یاد رکھو خدا جانتا ہے۔"

فرماتے ہیں جہاد تین ہیں

(۱) پوشیدہ جہاد شیطان سے مرتے وقت تک جاری رکھو۔

باقی صفحہ ۲۴ پر

ردِ قادیانیت پر معلومات افزا، ایمان پرور، جہاد آفرین اور حقائق افروز
کتب

کتاب	مصنف	قیمت
قادیانی مذہب	پروفیسر الیاس برنی	۱۰/۰۰ روپے
ملت اسلامیہ کا موقف	قومی اسمبلی میں عرضداشت	۳۰ 〃
ماہنامہ قومی ڈائجسٹ کا قادیانیت نمبر		۱۵/- 〃
خاتم النبیین	السید محمد انور شاہ کشمیری	۱۶/- 〃
التصریح (عربی)	〃	۴۰/- 〃
سوانح مولانا محمد علی جالندھری	ڈاکٹر غفاری	۲۵/- 〃
تحریک ختم نبوت	آغا شورش کاشمیری	۳/- 〃
اسلام اور قادیانیت	مولانا عبد الغنی	۴/- 〃
قادیانی کیوں مسلمان نہیں	مولانا محمد منظور نعمانی	۱/- روپے
ہدیۃ المہدیین (عربی)	مولانا مفتی محمد شفیع	۵/- 〃
مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ خان میکش	۵/- 〃
کلمۃ فصل رحمانی		۳۵ 〃
شہادت القرآن	میر ابراہیم سیالکوٹی	۳/- 〃
حیات ما کمک	رائے کمال	۵/- 〃
احتساب قادیانیت	مولانا لال حسین اختر	۳۰/- 〃
ایمان پرور یادیں (حصہ دوم)	مولانا اللہ وسایا	۳/- 〃
حضرت مسیح مرزا قادیانی کی نظر میں	مولانا لال حسین اختر	۲/- 〃
ختم نبوت اور بزرگان امت	〃	۲/- 〃
مرزا قادیانی کی آسمانی بیاہ	مولانا عبد الرحیم اشعر	۲۰ 〃
نزول مسیح علیہ السلام	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۲/- 〃
قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین	〃	۲/- 〃
المہدی والمسیح	〃	۲/- 〃
الہامی گرگٹ	〃	۲/- 〃
قادیانی جنازہ	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱/- روپے
شناخت	〃	۲/- 〃
مرزا قادیانی بقلم خود	〃	۲/- 〃
قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق	〃	۲/- 〃
قادیانی مردہ	〃	۲/- 〃
مرزائی اور تعمیر مسجد	〃	۲/- 〃
قادیانیوں کو دعوت اسلام	〃	۲/- 〃
مرزا طاہر کے مباہلہ کے جواب میں	〃	۲/- 〃
غدار پاکستان (ڈاکٹر عبد السلام)	〃	۲/- 〃
امتناع قادیانی آرڈیننس	〃	۲/- 〃
عیار گرگٹ	عبد الرحمن یعقوب باوا	۲/- 〃
ایمان پرور یادیں	مولانا اللہ وسایا	۲۰ 〃
قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۲/- 〃
قادیانی عقائد پر ایک نظر	مولانا عزیز الرحمن جالندھری	۲/- 〃
قادیانی عقائد و عزائم	مولانا تاج محمود	۲/- 〃
عشق خاتم النبیین	طاہر رزاق	۲/- 〃
ضیاء الحق کو قتل کس نے کیا؟	عبد المجید رحمانی	۲/- 〃
عاشقان مصطفےٰ کہاں ہیں؟		۲/- 〃
چہرۂ قادیانیت		۲/- 〃
آستین کے سانپ		۲/- 〃
قرآن مجید میں ردوبدل قادیانیوں کی بھیانک سازش		۲/- 〃
مجرم اسلام	طاہر رزاق	۲/- 〃
ہم ختم نبوت کا کام کیسے کریں		۲/- 〃

مجلس چونکہ ایک تبلیغی ادارہ ہے اس لیے کتابوں پر صرف لاگت وصول کی جاتی ہے۔ اس لیے کمیشن نہیں دیا جائے گا۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ ۲ روپے کے کتابچے کے لیے آپ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج سکتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

۹ تا ۱۵ صفر ۱۴۱۱ھ مطابق ۳۱ تا ۶ اگست ۱۹۹۰ء شمسی | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۱۳

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ — صحیفۂ بادریائے کابل — ۲

۲ — انتخاب — ۴

۳ — چھٹی سالانہ عالمی مجلس ختم نبوت کانفرنس (اداریہ) — ۵

۴ — نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم — ۶

۵ — جہاد افغانستان میں نصرت خداوندی کے نظارے — ۱۲

۶ — اردن کی عدالت کا فیصلہ (عربی) — ۱۴

۷ — اردن کی عدالت کا فیصلہ (اردو) — ۱۶

۸ — میں تو کبھی شانوں کا لا حول ولا (نظم) — ۱۹

۹ — عقیدۂ ختم نبوت — ۲۰

۱۰ — کیرالہ میں مباہلہ — ۲۲

۱۱ — مکتوب سرگودھا — ۲۳

۱۲ — پاکستانی تاریخ میں پہلی بار گستاخ رسول کو عمر قید کی سزا — ۲۳

۱۳ — منظور احمد کے بیان پر مجلس کے رہنماؤں کا رد عمل — ۲۴

۱۴ — قادیانیت نوازی پر مقامی رہنماؤں کا احتجاج — ۲۵

۱۵ — نعت رسول مقبول ﷺ — ۲۶

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ ...

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۱۹۶۷۱

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۳۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

انتخاب

بادشاہ نے برائی سن کر انعام واکرام سے نوازدیا

کسی جنگل میں ایک غریب آدمی کا گدھا کیچڑ میں پھنس گیا ایک تو جنگل دوسرے موسم بہت خراب سردی کے موسم میں بہت تیز ہوا چل رہی تھی اور بارش برس رہی تھی اس مصیبت نے غریب آدمی کو سخت مشتعل کر دیا تھا اور وہ جھنجھلاہٹ کے عالم میں گدھے سے لیکر ملک کے بادشاہ تک سب کو برا بھلا کہہ رہا تھا اتفاق ایسا ہوا کہ بادشاہ اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ اس طرف سے گزر رہا اور اس نے یہ بدکلامی اپنے کانوں سے سن لی وہ وہیں رک گیا اور اس نے اپنے مشیروں کی طرف دیکھا کہ وہ اس معاملے میں اپنی رائے دیں۔ ایک مصاحب نے بادشاہ کی منشا سے آگاہ ہو کر کہا یہ گستاخ واجب القتل ہے اس نے حضور کی شان میں گستاخی کی ہے، بادشاہ یہ سن کر مسکرایا اور تحمل سے بولا بے شک اس نے گستاخی کی ہے لیکن درحقیقت اسے اس مصیبت نے حواس باختہ کر دیا ہے جس میں وہ پھنسا ہوا ہے اسے سزا دینے کے مقابلے میں مناسب یہ ہو گا کہ اسے مصیبت سے نکالا جائے اور اس کے ساتھ احسان کیا جائے۔ یہ کہہ کر بادشاہ نے نہ صرف اس کا گدھا کیچڑ سے نکلوا دیا بلکہ اسے سواری کے لئے [illegible] پوشاکیں اور نقدی بھی عطا کی انعام عطا کرنے کے بعد بادشاہ آگے بڑھ گیا تو ایک شخص نے گدھے والے سے کہا تو نے اپنی ہلاکت میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی اسے خدا کا خاص انعام خیال کر کہ تیری جان بچ گئی ۔۔۔ وہ بولا، بھائی! میں اپنی حالت کے مطابق بک بک کر رہا تھا اور بادشاہ نے اپنی شان کے مطابق مجھ پر کرم کیا، سچ تو یہ ہے کہ برائی کے بدلے بھلائی کرنا ہی جواں مردوں کا شیوہ ہے۔

حضرت سعدیؒ نے قرآن مجید کی اس آیت شریفہ کی تشریح کی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جو تجھ سے توڑے تو اس سے جوڑ، جو تجھے محروم کرے تو اسے دے، اس میں شک نہیں کہ خدائی قانون میں بھی بدلہ اور انتقام لینے کی اجازت ہے لیکن مقام انسانیت یہ ہے کہ برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کی جائے۔ (شیخ سعدیؒ)

کنجوس کی کنجوسی کا انجام

ایک شخص کافی مالدار تھا لیکن بہت کنجوس تھا، نہ اپنے اوپر خرچ کرتا تھا نہ اپنے بال بچوں پر، بس مال جمع کرنے کی ہوس نے اسے اپنا قیدی بنا لیا تھا۔ اس شخص کا بیٹا ہمیشہ اس فکر میں رہتا تھا کہ کسی طرح اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا باپ دولت کہاں جمع کرتا ہے۔ بالآخر ایک دن وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے کنجوس باپ کے خزانے کا سراغ لگا لیا اور سارا سونا چاندی نکال کر اس کی جگہ پتھر رکھ دیا۔ باپ جس درجے کا کنجوس تھا بیٹا اسی درجہ کم عقل تھا، مال ہاتھ آیا تو اس نے رنگ رنگ کی محفلیں آراستہ کیں اور یہ مفت کا مال بہت بے رحمی سے خرچ کرنا شروع کیا، کنجوس پر یہ حال کھلا تو اس نے اپنا سر پیٹ لیا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا اب تو صورت حال یہ تھی کہ باپ ساری رات فکر اور غم کی وجہ سے جاگتا رہتا اور بیٹا رقص و سرود کی محفل میں بیدار رہتا تھا۔ مال ضائع ہونے سے پہلے اگر وہ کنجوس یہ بات سمجھ لیتا تو اسے یقیناً فائدہ پہنچ سکتا تھا کہ مال تو اس لئے ہوتا ہے کہ انسان اپنے بال بچوں کی جائز ضرورتوں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرے۔ کنجوس کی مثال خزانے کے سانپ کی سی ہوتی ہے کہ نہ وہ خود اس سے کسی طرح کا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور نہ دوسروں کو فائدہ اٹھانے دیتا ہے، وہ کوڑی کوڑی جوڑتا ہے اور پھر اچانک دوسروں کے لئے چھوڑ جاتا ہے۔

(شیخ سعدیؒ)

توبہ

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ توبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی پہلی عنایت و توجہ اپنے بندے پر مبذول فرما کر اس کے دل پر اس کا اعادہ کرے اور اپنی شفقت و محبت کے ساتھ خاص کر کے اسے اپنی طرف کھینچ لے اس وقت بندے کا دل اپنے مولا کی طرف کھنچ جاتا ہے اور روح و قلب اور عقل اس کے تابع ہو جاتی ہے اور اسباب وجود میں امر الٰہی کے سوا اور کچھ نہیں رہتا یہی صحت توبہ کی دلیل ہے۔ (ارشادات غوث الاعظمؒ)

بنی اسرائیل کی اینٹ

بنی اسرائیل میں ایک آدمی مر گیا اور اپنے پیچھے ایک مکان اور دو بیٹے چھوڑ گیا اس کے دونوں بیٹے مکان کی تقسیم کرنے لگے تو آپس میں جھگڑ پڑے اور لڑنے مرنے پر تیار ہو گئے اتنے میں اس مکان کی چھت گر گئی سے انہوں نے یہ آواز سنی کہ اے لڑکو! میری خاطر لڑو مت میری طرف دیکھو میں کسی وقت بہت بڑا بادشاہ تھا تین سو ستر سال میں نے عمر پائی پھر مرنے کے بعد میں ایک سو سال تک قبر میں رہا حتیٰ کہ میری قبر ایک میدان بن گئی اور میری قبر کی جگہ سے مٹی کھود دی گئی اس مٹی میں میں بھی تھی پھر میری ایک اینٹ بنائی گئی اور چالیس سال تک میں اینٹ کی شکل میں رہی پھر مجھے توڑ دیا گیا اور میں ایک روڑے کی شکل میں ایک سو تیس سال تک رہی اور سڑکوں میں پڑی رہی حتیٰ کہ پھر میری مٹی بن گئی اور دوبارہ پھر مجھے اینٹ بنا دیا گیا اور اس مکان میں لگا دیا گیا اور اس مکان میں میں تین سو سال سے لگی آ رہی ہوں کیوں جھگڑتے ہو تمہارا بھی یہی حال ہونے والا ہے عزیزو! یہ دنیا ٹھکانا نہیں ہے اس کی خاطر آپس میں جھگڑنا عقلمندی کا کام نہیں۔ (رونق المجالس)

چھٹے سالانہ عالمی ختمِ نبوت کانفرنس کی

قراردادیں اور مطالبات

حسب سابق امسال ۱۲ اگست ۱۹۹۰ء بروز اتوار اسپیڈ ہال انڈور کرکٹ سنٹر بریڈ فورڈ برطانیہ میں عالمی ختم نبوت کانفرنس پوری شان و شوکت کیساتھ منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں برطانوی علماء کرام و مشائخ کے علاوہ پوری دنیا سے علماء کرام نے شرکت کی۔ خصوصاً پاکستان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہٗ، نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہٗ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مدظلہ بھی کانفرنس سے دو روز قبل پاکستان سے روانہ ہو کر شامل کانفرنس ہوئے۔ الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی صاحب کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں پہلے ہی لندن پہنچ چکے تھے۔ کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ بعد میں موصول ہونے پر شائع ہوگی ذیل میں بذریعہ فیکس موصول ہونے والی قراردادیں اداریہ کی جگہ پیش خدمت ہیں۔ اس مرتبہ اداریہ پی آئی اے پر لکھا گیا تھا وہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محمد حنیف

قرارداد نمبر ۱

قرآن وحدیث اور اجماع امت سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور پوری امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کافر و مرتد ہے۔ قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا۔ دین اسلام کا مذاق اڑایا، رسول اللہ، انبیاء کرام، صحابہ کرامؓ و ازواج مطہرات کی توہین کی۔ امت مسلمہ، مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو کافر و مرتد سمجھتی ہے۔ لہٰذا یہ اجتماع دنیا کی تمام غیر مسلم حکومتوں اور خصوصاً برطانیہ کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی حیثیت مسلمانوں سے الگ تسلیم کی جائے اور یہ بات بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ کا بورڈ لگائیں یا کوئی بھی اسلامی شناخت اور اسلامی شعائر استعمال کریں۔

قرارداد نمبر ۲

بہت سی لائبریریوں میں دیکھا گیا ہے کہ قادیانیوں کی کتابیں مسلمانوں کی کتابوں کیساتھ رکھی گئی ہیں اس سے لوگ دھوکے میں پڑ سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ اجتماع دنیا بھر کی لائبریریوں اور خصوصاً برطانیہ کی لائبریریوں کے ذمہ داروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں اس لیے ان کی کتابوں کو مسلمانوں کے خانوں میں نہ رکھا جائے۔

قرارداد نمبر ۳

مرزا غلام احمد قادیانی کی بہت سی کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی گئی ہے۔ امت مسلمہ کے نزدیک کسی بھی نبی کی توہین کرنا کفر ہے اور برطانیہ کے قانون بلشفیمی لاء کے مطابق بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنا جرم ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں لندن سے شائع ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ اجتماع حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی تمام قادیانی کتابوں پر پابندی لگائی جائے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی گئی ہو۔

قرارداد نمبر ۴

یہ اجتماع حکومت بنگلہ دیش میں قادیانی سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے چونکہ بنگلہ دیش مسلمانوں کا ملک ہے اور وہاں بیانوے فیصد مسلمان بستے ہیں اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کرنا وہاں کی حکومت کی ذمہ داری ہے لہٰذا بنگلہ دیش کی حکومت کو چاہئے کہ مسلمانوں کے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیوں کو بنگلہ دیش میں غیر مسلم قرار دیا جائے اور ان کی ان سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں قادیانیوں نے بنگلہ دیش میں جو قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا ہے وہ تحریف سے پُر ہے۔ اس لیے یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت بنگلہ دیش اس تحریف شدہ ترجمہ پر فوری طور پر پابندی عائد کرے۔

قرارداد نمبر ۵

یہ اجتماع برطانیہ میں قائم بنگلہ دیشی تنظیموں، مساجد کمیٹیوں کے ذمہ داروں سے درخواست کرتا ہے کہ بنگلہ دیش میں جاری قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لیں اور حکومت بنگلہ دیش کو احتجاجی مراسلات و ٹیلیگرام کے ذریعہ اپنے غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے بنگلہ دیش حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ قادیانی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں اور تحریف شدہ ترجمۂ قرآن پر پابندی لگا کر بنگلہ دیش میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا اعلان کریں۔

قرارداد نمبر ۶

یہ اجتماع رشدی کے مسئلے پر برطانیہ کے مسلمانوں کے مؤقف کی حمایت کرتا ہے اور برطانوی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ "شیطانی آیات" کتاب پر فوری پابندی لگائی جائے نیز یہ اجتماع ان تمام مسلم حکومتوں پر بھی واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اس کتاب سے پوری امت میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے اور پوری امت کے جذبات کو اس کتاب نے مجروح کیا ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں قاہرہ میں o i c کی میٹنگ میں اسلامی ملکوں نے جو قرارداد منظور کی ہے اس پر فوری عمل کرتے ہوئے کتاب کے پبلشر پنگوئن اور اس کے مالکان کمپنی پیرسن سے تجارتی بائیکاٹ کریں۔

قرارداد نمبر ۷

یہ اجتماع بھارتی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بابری مسجد کے سلسلے میں بھارتی مسلمانوں میں جو بے چینی پائی جاتی ہے اس کو ختم کرے نیز بابری مسجد کے تحفظ کی ضمانت دے اور یہ اجتماع بابری مسجد کے سلسلے میں بھارتی مسلمانوں کے ساتھ یک جہتی کا اظہار کرتا ہے اور مسلمانوں کے مؤقف کی بھرپور تائید کرتا ہے۔

قرارداد نمبر ۸

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام صوبوں میں قادیانی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد ہو اس کے علاوہ قادیانی رسائل پر پابندی عائد کی جائے۔ ان کے پریس کو ضبط کیا جائے نیز ان کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

قرارداد نمبر ۹

پاکستان سے اطلاعات ملی ہیں کہ P i A نے ان قادیانیوں کو جو قادیانی جلسے میں شرکت کے لیے لندن آرہے تھے انہیں رعائتی ٹکٹ دیے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ اجتماع P i A کی قادیانیت نوازی کی مذمت کرتا ہے جبکہ علماء کرام اور تبلیغی سلسلے میں جانے والوں سے P i A کوئی ایسے رعائتی ٹکٹ جاری نہیں کرتی۔ اس سلسلے میں ان کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

قرارداد نمبر ۱۰

قادیانی پاکستان سے بھاگ کر غیر مسلم ملکوں میں ملازمت کے لیے آتے ہیں جہاں وہ مظلوم بن کر سیاسی پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ قادیانی اب بے نقاب ہو چکے ہیں وہ مظلوم نہیں ہیں لہٰذا یہ اجتماع تمام حکومتوں سے کہتا ہے کہ انہیں ہرگز سیاسی پناہ نہ دی جائے۔

قرارداد نمبر ۱۱

اپریل ۱۹۷۴ء میں رابطۂ عالم اسلامی نے ایک قرارداد میں تمام مسلم ملکوں سے کہا تھا کہ قادیانیوں کو اپنے ملکوں میں غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ بیشتر ممالک اس پر عمل کر چکے ہیں جن ملکوں نے ابھی تک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا یہ اجتماع ان ملکوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس قرارداد پر عمل کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔

قرارداد نمبر ۱۲

یہ اجتماع، فلسطین، کشمیر، ارٹیریا، افغانستان وغیرہ جہاں جہاں مسلمان آزادی کی تحریکیں چلا رہے ہیں اس کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

قرارداد نمبر ۱۳ : یہ اجتماع امسال دوران حج حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

قرارداد نمبر ۱۴ : ہم تمام قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اسلام قبول کر لیں اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر وہ ہمارے اسلامی نشانات، شناخت اور شعائر استعمال کرنا بند کر دیں۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور کثرت ازدواج

مستشرقین اور ملحدین کے اعتراضات اور ان کا جواب

از: مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی دیوبند

نبی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی سیرت پر بحث سے مستشرقین متعصب پادریوں اور ظاہر بین معترضوں نے نہایت رکیک خیالات اور دور از حقیقت شبہات کا اظہار کیا ہے جس سے متاثر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک اور اخلاق کریمانہ سے ناواقف سادہ لوح مسلمان بھی شکوک و اوہام میں مبتلا ہو جاتے ہیں زیر نظر مقالہ میں اسی مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے جس سے حضور پاک کی عفت و عصمت پاکدامنی و نفس کشی کے ساتھ وہ مصالح و مقاصد اور حکمتیں بھی واضح اور منقح ہو کر سامنے آ جائیں گی جن کا حصول عرب جیسے جمہوریت پسند ملک میں بغیر کثرت ازدواج کے ممکن نہ تھا اور رہبر انسانیت مصلح اعظم اور رحمۃ للعالمین کے لئے ان مصلحتوں سے صرف نظر کرنا مناسب نہ تھا اسی بنا پر رب العالمین نے ساری امت سے الگ اختصاصی طور پر آپ کو کثرت ازدواج کی اجازت مرحمت فرمائی۔

تفصیل میں جانے سے پہلے اس اہم مسئلہ میں دو بنیادی نقطوں کو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حبالہ عقد میں امہات المومنین کی کثرت زمانہ شیخوخت یعنی پچاس سال کی عمر کے بعد ہوئی ہے تمام کتب سیر و تاریخ اس امر پر متفق ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائی عمر سے ۲۵ برس تک کسی عورت سے ازدواجی تعلق قائم نہیں کیا۔

حالانکہ عمر کا یہی وہ دور ہے جس میں جوانی دیوانی ہوتی ہے اور شباب کا بھوت سر پر سوار ہو کر انسان کو پاگل بنا رہتا ہے بالخصوص پندرہ برس سے پچیس برس تک کا زمانہ تو انتہائی نازک ہوتا ہے جس میں شہوت سے مغلوب اور نفس سے عاجز اشخاص ہر قسم کے ناکردنی افعال کر گزرتے ہیں۔

لیکن تاریخ اور واقعات شاہد ہیں کہ زندگی کے یہ ایام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حزم و احتیاط اور عفت و عصمت کے ساتھ گزارے ہیں ان کی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ کی جملہ ازواج بیوہ تھیں جب کہ یہ بات تقریباً مسلمات میں سے ہے کہ شہوت پرست عیش پسند بیوہ اور عمر رسیدہ عورتوں کے بجائے نئی نویلی اور کنواری لڑکیوں کو پسند کرتے ہیں چاہے خود کتنے ہی عمر دراز اور سن رسیدہ کیوں نہ ہوں۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اولاً تو پچیس سال کی عمر تک تجرد و تفرد کی زندگی بسر کرتے ہیں اور پھر جب عقد کرتے ہیں تو ایسی خاتون کے ساتھ جو عمر میں آپ سے ۱۵ برس زیادہ اور ایک نہیں بلکہ دو خاوندوں کے نکاح میں رہ چکی ہیں اور ان کی عمر اور جوانی کا اکثر و اہم حصہ گذر چکا تھا پھر اپنی قوت و طاقت کے عمدہ زمانے یعنی ۲۵ پچیس سال سے ۵۰ سال تک کو اسی ایک سن رسیدہ و بیوہ رفیقہ حیات کے ساتھ گزار دیتے ہیں۔

یہ دو نقطے اس مسئلے میں اس قدر اہم ہیں کہ انہیں پیش نظر رکھنے سے معاندین و جاہلین کے لگائے ہوئے الزامات کے برعکس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت اور پاکدامنی منقح ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔

اب ہم اختصار کے ساتھ ازواج مطہرات کے تراجم پیش کرتے ہیں جس سے ہمارا دعویٰ مدلل و مبرہن ہو کر صاحب

عدل و انصاف کو برائے قائم کرنے پر مجبور کر دے گا کہ وہ ذات گرامی جو رحمۃ للعالمین اور مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے دنیا میں آئی تھی اس کے لئے کثرت ازدواج از بس ضروری تھا۔

تراجم امہات المومنین

(۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

باتفاق ارباب سیر یہ آپؐ کی اولین بیوی ہیں۔ عقد کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پچیس سال اور خود ان کی چالیس سال تھی۔ یہ پہلے ابو ہالہ بن زرارہ کے نکاح میں تھیں ان کے انتقال کے بعد عتیق بن عائذ مخزومی سے بیاہی گئیں اور عتیق کے فوت ہو جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حبالہ عقد میں آئیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ عفت اور پاکدامنی میں ممتاز شخصیت کی مالک تھیں اور اپنے اسی وصف کی بنا پر مکہ میں طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔

نبی کریمؐ نے اپنا مکمل عہد شباب انہیں کے ساتھ گزارا۔ اور ان کی حیات میں کسی اور سے عقد نہیں فرمایا۔ حضرت ابراہیم کے علاوہ آپؐ کی جملہ اولاد انہیں کے بطن سے تھیں ہجرت سے تین سال پیشتر سنہ ۱۰ھ نبوی میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی ان کے وصال کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمر شریف کی پانچ دہائیاں پوری کر چکے تھے یعنی شباب کے دور سے گزر کر شیخوخت کی عمر میں داخل ہو گئے تھے۔

تبلیغ رسالت اور اسلام کی حمایت و نصرت میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے اہم کارنامے انجام دیئے اور نبی کریمؐ کی رفاقت کا کما حقہٗ حق پورا کیا (تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو عیون الاثر اصابہ اور زرقانی وغیرہ)

(۲) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا: حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفات سے کچھ ہی روز بعد آپؐ کے نکاح میں آئیں بوقت نکاح ان کی عمر پچاس یا پچپن سال تھی ان کے پہلے شوہر حضرت سکران بن عمرو انصاری تھے جو ہجرت حبشہ سے واپسی پر راستے میں فوت ہو گئے تھے جس کی وجہ سے یہ بالکل بے یار و مددگار رہ گئیں گھر والوں کے پاس جانے میں چونکہ ایمان کا خطرہ تھا اس لئے بڑی تنگی میں زندگی بسر کر رہی تھیں نبی کریمؐ نے ان کی درازیٔ عمر کے باوجود ان کے دین و دنیا کی حفاظت و کفالت کے لئے نکاح کر لیا اور اپنے دامن رحمت میں لے کر انہیں سارے اندیشوں اور مصیبتوں سے محفوظ کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت ۲۳ھ میں ان کی وفات ہوئی (تاریخ کبیر امام بخاری، رحمۃ للعالمین، سیرت مصطفیٰ وغیرہ)

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: ہجرت سے تین سال قبل ماہ شوال ۱۰ نبوی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا اور رخصتی ۱ھ میں ہوئی۔ وصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہیں اور آپؐ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد ۴۸ سال بقید حیات رہ کر ۵۸ھ میں رہگرائے عالم جاودانی ہوئیں۔

ازواج مطہرات میں صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کنواری اور بن بیاہی تھیں فہم و فراست اور علم و تفقہ میں تمام ازواج مطہرات بلکہ اکثر صحابہ کرام پر فوقیت رکھتی تھیں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ما اشکل علینا حدیث قط فسألنا عائشة الا وجدنا عندها منه علما. ہم اصحاب رسولؐ کو جب بھی کسی مسئلہ میں اشکال پیش آتا تو دریافت کرنے پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس اس کا حل مل جاتا تھا۔

روایت حدیث میں حضرت ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرؓ کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ ہی کی مرویات سب سے زیادہ ہیں اکابر صحابہ میں حضرت فاروق اعظمؓ ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری حضرت عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے علوم دینیہ کے علاوہ ایام عرب اور اشعار جاہلیت میں بھی انہیں کامل رسوخ حاصل تھا یہی وہ فضائل ہیں جن کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے چونکہ تعدد نکاح کا ایک اہم اور بنیادی مقصد دین کی تعلیم اور وہ احکام و مسائل جو صنف نسواں سے متعلق ہیں انہیں ازواج مطہرات کے واسطہ سے امت کی عورتوں تک پہنچانا تھا درحقیقت یہ ازواج مدرسۃ النسوان کی طالبات تھیں مسجد نبوی اور صفہ میں مردوں کو تعلیم دی جاتی تھی اور بیت نبوتؐ میں امہات المومنین کو تاکہ آگے چل کر یہ دیگر عورتوں کی معلمات بنیں چونکہ اس میدان میں حضرت عائشہ صدیقہ اپنی جودت فہم، دقت نظر اور قوت حافظہ کی بنا پر تمام ازواج سے ممتاز تھیں اس لئے فطرتاً آنحضورؐ کا میلان طبع ان کی جانب زیادہ تھا۔

(۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا: یہ حضرت فاروق اعظمؓ کی صاحبزادی تھیں شعبان ۳ھ میں آنحضرتؐ کے نکاح میں آئیں ان کے پہلے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کو غزوہ بدر میں زخم آیا جس کے صدمے سے کچھ عرصے کے بعد فوت ہو گئے۔ شوہر کے انتقال کے بعد حضرت فاروق اعظم نے حضرت عثمان غنی اور ابو بکر صدیق کو خطبہ دیا مگر یہ حضرات خاموش رہے بالآخر آپؐ نے خود انہیں اپنے حبالۂ عقد میں لے کر ان کے والد ماجد اور خود ان کی عزت افزائی فرمائی حضرت امیر معاویہؓ کے عہد خلافت شعبان ۴۵ھ میں آپ کا وصال ہوا کل آٹھ سال آنحضرتؐ کے رفاقت میں رہیں۔

(۵) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا: ۳ھ میں آپ کی زوجیت سے مشرف ہوئیں ان کے پہلے شوہر حضرت عبداللہ بن جحش غزوۂ احد میں شہید ہوئے حضرت زینب خود اس غزوہ میں شریک تھیں مجروحین کی مرہم پٹی اور دیکھ ریکھ کی خدمات نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیں اور شوہر کی شہادت پر پورے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا نبی کریمؐ کو جب ان کے صبر و ثبات اور مجاہدین کی خدمات کا علم ہوا تو ان کی عزت افزائی اور قدردانی اور اطمینان خاطر کی غرض سے اپنی زوجیت میں لیا۔ نکاح کے بعد دو تین ماہ ہی گزرے تھے کہ ان کا وصال ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا

(۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا: یہ بھی بیوگی کی حالت میں آپؐ کے نکاح میں آئیں۔ ان کے پہلے شوہر حضرت عبداللہ بن عبدالاسد اولین سابقین میں سے تھے۔ اور دین کی حفاظت کے لئے اپنی زوجہ محترمہ کو ساتھ لے کر حبشہ ہجرت کر گئے تھے وہیں ان کے صاحبزادے سلمہ پیدا ہوئے غزوہ احد کے موقع پر دولت شہادت سے ہمکنار ہوئے شوہر کے وصال کے بعد حضرت ام سلمہ اور ان کے چار یتیم بچے بالکل بے سہارا ہو گئے نبی کریمؐ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تاکہ بچوں کی پرورش اور تربیت کے ساتھ

خود ام سلمہؓ کی کفالت کا سامان بھی ہوجائے اور ان کی رضامندی پر نکاح فرمالیا اور ان کے بچوں کی اس طرح پیار و محبت اور اپنائیت کے ساتھ پرورش فرمائی کہ وہ اپنے والد کو یکسر بھول گئے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا شرافت نسبی اور تقدم اسلام کے ساتھ فہم و فراست اور عقل و تدبر کے لحاظ سے امتیازی شان رکھتی تھیں حتیٰ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور مومنین کے اہم امور میں ان سے مشورہ فرمایا کرتے تھے سات سال آنحضرتؐ کے ساتھ رہیں اسّی یا چوراسی سال کی عمر میں وفات ہوئی (تفصیل کے لئے صحیح بخاری اصابہ، زرقانی رحمت للعالمین وغیرہ ملاحظہ ہو)

(۷) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا: یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن ہیں آپؐ کی زوجیت میں آنے سے پہلے آپ کے آزاد کردہ غلام اور متبنّٰی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں حضرت زینب چونکہ زید کو حسب و نسب کے لحاظ سے اپنے آپ سے کمتر درجہ کا سمجھتی تھیں اس لئے شوہر کا جیسا احترام ہونا چاہیئے اسے پورا نہ کرسکیں جس سے حضرت زیدؓ کو شکایت ہوئی اور بالآخر نوبت طلاق تک پہنچی۔ حضرت زید کے ساتھ ان کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوا تھا اگرچہ وہ طبعی طور پر اس کے لئے آمادہ نہ تھیں مزید برآں طلاق کا واقعہ ہوجانا اس سے ان کی بظاہر مزید سبکی و دل شکنی ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ازالہ کی خاطر خود حضرت زینب سے بحکم خداوندی نکاح فرمالیا۔

بعض مخالفین اسلام و اعداء رسولؐ نے ایک بے سر و پا اسرائیلی روایت کے سہارے حضرت زینب سے متعلق النبی الذکی الطاہر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک رکیک اور بیہودہ الزام عائد کیا ہے جو روایتاً و درایتاً بالکل غلط اور بے بنیاد ہے تاریخ اسلامی میں اس روایت کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔

اس مخترع، ساقط الاسناد اور رکیک باطل روایت کا حاصل یہ ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید کی غیر موجودگی میں ان کے گھر تشریف لے گئے وہاں حضرت زینب پر آپ کی نظر پڑ گئی اور آپ کا دل ان کی جانب مائل ہو گیا دل کی اس بدلتی ہوئی حالت پر تعجب کرتے ہوئے آپؐ نے سبحان اللہ مقلب القلوب کا جملہ زبان سے ادا کیا اس جملہ کو زینب نے سن لیا اور حضورؐ کی حالت کا اندازہ کرلیا جب زید گھر واپس آئے تو انہوں نے اس واقعہ کی اطلاع انہیں دی۔ زید سمجھ گئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زینب پسند آگئی ہیں اس لئے خدمت میں آکر طلاق کا ارادہ ظاہر کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا لیکن (نعوذ باللہ) دل میں یہی تھا کہ زید انہیں طلاق دے دیں تو بہتر ہوگا آخرکار زید نے انہیں اسی نیت سے طلاق دے دی کہ حضورؐ ان سے نکاح کرلیں۔

سند کے اعتبار سے یہ روایت ساقط الاعتبار ہے ہی از روئے عقل بھی نہایت لچر اور لغو ہے زینب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن ہیں آپ انہیں لڑکپن سے جانتے پہچانتے تھے اس تعارف و توافق کے باوجود آپ ان کی جانب مائل نہیں ہوئے حالانکہ وہ اس وقت کنواری اور نئی نویلی تھیں پھر یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ جب زینب دوسرے کے عقد میں چلی گئیں اور ثیبہ ہوگئیں تو آپ ان کی جانب مائل ہوگئے سبحانک ہذا بہتان عظیم

اسی لئے جمہور مفسرین و مؤرخین نے اس واقعہ کے موضوع اور جھوٹے ہونے کی واضح الفاظ میں تصریح کی ہے آگے حضرت زینبؓ سے ان کے نکاح کی حکمت اور طلاق کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سے عقد فرمانے کی مصلحت بالتفصیل آرہی ہے۔

ابن سیدالناس کی تفصیل کے مطابق ۵ھ میں حضرت زینب آپؐ کے نکاح میں آئیں چھ سال حضورؐ کے ساتھ رہیں اور ۲۰ھ میں بعمر ۵۰ سال وفات ہوئی حضرت فاروق اعظمؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(۸) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا: یہ حارث بن ضرار سردار بنو مصطلق کی بیٹی تھیں ان کا شوہر مسافع بن صفوان مصطلقی غزوہ مریسیع میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا یہ قبیلہ اسلام اور مسلمانوں کا شدید ترین دشمن تھا۔ ڈاکہ زنی اور رہزنی میں اسے خاص شہرت تھی دیگر بہت سے قیدیوں کے ساتھ حضرت جویریہ بھی گرفتار ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئیں آنحضرتؐ نے انہیں آزاد کرکے اپنی زوجیت میں لے لیا جس کی برکت سے اس قبیلہ کو دنیا اور آخرت دونوں میں نفع عظیم حاصل ہوا ربیع الاول ۵۶ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

(۹) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا: یہ ابوسفیان بن حرب مشہور سردار عرب کی بیٹی تھیں ان کا پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا دونوں مشرف با اسلام ہوکر حبشہ ہجرت کرگئے وہاں کچھ عرصے کے بعد عبیداللہ مرتد ہوکر عیسائی بن گیا اور اسی حالت میں مرگیا مگر حضرت ام حبیبہؓ اسلام پہ قائم رہیں عبیداللہ کے انتقال اور عدت کے ختم ہونے پر آنحضرتؐ نے نجاشی شاہ حبشہ کو کہلا بھیجا کہ اگر ام حبیبہؓ نکاح پر راضی ہوں تو تم بطور وکیل کے میرا نکاح ان سے کرادو اور انہیں میرے پاس مدینہ بھیجدو ام حبیبہؓ کی منظوری پر نجاشی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح کردیا اور خود اپنی جانب سے چار ہزار درہم مہر کے انہیں دے کر حضرت شرحبیل کے ہمراہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچادیا ۴۴ھ میں بعمر ۷۰ سال مدینہ منورہ میں فوت ہوئیں اس نکاح کے مصالح آئندہ آرہے ہیں۔

(۱۰) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا: یہ اپنے قبیلے بنو نضیر کے سردار کی بیٹی تھیں ان کا پہلا نکاح سلام بن مشکم قرظی سے ہوا سلام کے طلاق دے دینے کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے

دیدہ زیب زیورات کیلئے تشریف لائیں
ھارون ساجن اینڈ کمپنی
گولڈ سمیتھ صراف اینڈ جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۳۵۴۷۲

نکاح میں آئیں کنانہ غزوہ خیبر میں قتل ہوا حضرت صفیہ گرفتار ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے اپنے زوجیت میں لے لیا سنہ ۵۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی سوا تین سال نبی کریم کی رفاقت میں رہنے کا موقع ملا۔

(۱۱) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا: برماہ ذی قعدہ سنہ ۷ھ میں جب آپ عمرہ قضا کے لئے تشریف لے گئے اس وقت آپ کی زوجیت میں آئیں۔ یہ آپ کی آخری زوجہ ہیں ان کے بعد آپ نے کسی اور سے نکاح نہیں فرمایا یہ پہلے ابو رہم بن عبدالعزہ کے نکاح میں تھیں سنہ ۵۱ھ میں بعمر اسی سال مقام سرف میں انتقال ہوا سرف ہی میں نکاح بھی ہوا تھا۔

تعدد ازواج کے مصالح

حضرات امہات المومنین کے تذکرہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حضرت عائشہؓ کے علاوہ جملہ ازواج مطہرات بیوہ ہونے کے بعد آپ کے نکاح میں آئیں اور ان میں بعض وہ بھی ہیں جو عمر کی اس منزل پر پہنچ چکی تھیں۔ جس میں عورتیں نکاح کے قابل نہیں ہوتیں پھر ان میں اکثر وہ ہیں جنہیں چند سالوں سے زیادہ آپ کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع نہ مل سکا۔

پھر ان کی خدمت میں آمد بھی ایسے دور میں ہوئی جبکہ مکہ وغیرہ سے غزوات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا جس کی بناء پر آپ کو گھر چھوڑ کر باہر رہنا پڑتا تھا اور اطمینان و سکون تقریباً مفقود تھا اس لئے ان نکاحوں سے نعوذ باللہ خواہش نفس کی تکمیل مقصود نہیں تھی بلکہ اس کی مختلف حکمتیں تھیں جن کے پیش نظر بحکم خداوندی مالی فی النساء من حاجت مجھے عورتوں کی کوئی حاجت نہیں۔ کے باوجود آپؐ نے یہ سارے نکاح کئے ذیل میں اختصار کے ساتھ چند مصالح کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ حقیقت واقعہ پوری طرح واضح ہو جائے۔

مصلحت تعلیمی

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ حضرات امہات المومنین در حقیقت درس گاہ رسول کی طالبات تھیں۔ بعثت رسولؐ کے مقاصد میں سے ایک اہم ترین مقصد امت کو دین کی تعلیم دینا ہے ولعلمھم الکتاب والحکمۃ سے قرآن حکیم نے نبیؐ کے اس فریضہ کی وضاحت کی ہے اس تعلیم میں بہت سی باتیں وہ ہیں جن کا تعلق صرف عورتوں سے ہے یا عورتوں اور مردوں کے باہمی رابطے سے ہے اس لئے ضرورت تھی کہ جس طرح مردوں کی ایک جماعت سفر و حضر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر تعلیمات نبویؐ سے مستفید ہوا اسی طرح عورتوں کی بھی ایک جماعت خلوت و جلوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تاکہ ان کے واسطے سے صنف نسواں کے مخصوص مسائل و احکام امت کی تمام بیٹیوں تک پہنچائے جا سکیں کیونکہ عورتیں بالعموم اپنی فطری حیاء کی بناء پر براہ راست نبیؐ سے ان مسائل کو پوچھنے میں شرم کرتی تھیں۔ علاوہ ازیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی حیا کامل کی وجہ سے ان کے مخصوص مسائل کے جوابات صراحتہً دینے پر تامل فرماتے تھے بلکہ ایسی صورتوں میں اشارہ و کنایہ کو کام میں لاتے تھے اور عورتیں بسا اوقات انہیں سمجھ نہ پاتی تھیں۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاریہ خاتون نے غسل حیض سے متعلق احکام معلوم کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا۔ خذی فرصۃ ممسکۃ فتطھری بھا (خوشبو آلود کپڑے کا ایک ٹکڑا لے لو اور اس سے طہارت حاصل کرو) انصاریہ اس کا مطلب کچھ نہ سمجھ سکیں اور عرض کیا کیف اطھر بھا (اس سے کیونکر طہارت حاصل کروں) آپ نے پھر جواب میں اسی جملہ فتطھری بھا کا اعادہ فرمایا۔ انصاریہ نے اظہار عجز کرتے ہوئے کہا کیف یا رسول اللہ اطھر بھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس اشارہ کو نہ سمجھنے پر تعجب آمیز لہجہ میں فرمایا سبحان اللہ تطھری بھا لیکن انصاریہ پھر بھی نہ سمجھ سکیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو انصاریہ کا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا ضعھا فی مکان کذا کذا و تتبعی بھا اثر الدم (اسے فلاں مقام میں رکھ لے اور پھر دیکھتی رہ کہ اس پر خون کا اثر ظاہر ہوتا ہے یا نہیں) وضعت لھا بالمکان الذی تضعھا فیہ اور اس جگہ کی صراحت کر دی جس میں کپڑے کو رکھنا تھا۔

ظاہر ہے کہ اس طرح کے مخصوص مسائل کو عورتیں صراحتاً نہ تو نبی کریمؐ سے دریافت کر سکتی تھیں (الا ماشاء اللہ) اور نہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہر عورت سے بیان کر سکتے تھے اس لئے ضروری تھا کہ دو چار نہیں بلکہ عورتوں کی ایک معتدبہ تعداد آپ کی زوجیت میں آ کر ان مسائل کو سیکھے اور دوسری عورتوں تک انہیں پہنچائے۔

چنانچہ احادیث و سیر کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عورتیں رات کی تاریکیوں میں آ کر حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دوسری ازواجات مطہرات سے اس قسم کے مسائل دریافت کیا کرتی تھیں۔

پھر یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ سنت مطہرہ صرف اقوال رسولؐ میں منحصر نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور تقریرات کی بھی وہی حیثیت ہے جو اقوال کی ہے اور جس طرح فرمان نبیؐ امت کے لئے ہدایت اور ذریعہ نجات و سعادت ہیں بعینہٖ اقوال و تقریرات بھی سرمایہ رشد و ہدایت ہیں اب ظاہر ہے کہ یہ امہات المومنین نہ ہوتیں تو آنحضرت

دوکان جیسے سونے کی کان
جس کا نام
عربین جیولرز
جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔
تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں
حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی
فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

کے گھریلو اعمال اور تدبیر منزل کے احکامات کے معلوم ہونے کا ذریعہ کیا ہوتا۔ الحاصل نبی کریمؐ نے کثرت زوجیت کے ذریعہ عورتوں میں معلمات کی ایک جماعت تیار کر دی۔ احادیث نبویؐ اور سیرت رسولؐ سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ فلسفہ تدبیر منزل اور قوانین معاشرت ازدواج وغیرہ کے علاوہ علوم دینیہ و احکام شرعیہ کا ایک قابل ذکر حصہ انہیں ازواج مطہرات کے ذریعہ امت تک پہنچا ہے بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہؓ تو اس وصف میں اکثر صحابہ کرامؓ پر بھی فوقیت رکھتی ہیں۔

یہ ہے کثرت ازدواج کی بنیادی حکمت اور اساسی مصلحت اسی بناء پر ہم دیکھتے ہیں کہ کہ معظمہ کی پوری زندگی اور مدینہ منورہ کی ابتدائی سنین میں چونکہ اصلاح عقائد و اخلاق پر زور تھا ازواج مطہرات کی یہ کثرت نہیں تھی ۵ھ کے بعد جب اصلاح اعمال و افعال پر خصوصی توجہ دی جانے لگی اور احکام علیہ تیزی کے ساتھ نازل ہونے لگے تو ضرورت محسوس ہوئی کہ عورتوں کی ایک جماعت حریم نبویؐ میں داخل ہو جائے تاکہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی معلمات کا ایک طبقہ پیدا ہو جائے۔ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ: ۔ اور تم اے ازواج رسول خدا کی ان آیتوں اور رسولؐ کی سنتوں کو یاد رکھو جن کا تمہارے گھروں میں چرچا ہے کا تاکیدی حکم حضرات امہات المومنین کو اسی بناء پر تھا تاکہ آگے چل کر یہ صنف نسواں کی تعلیم و تربیت کا حق پورے طور پر ادا کر سکیں۔

مصلحت تشریعی نمبر ۲

کثرت ازدواج کے مصالح میں سے ایک مصلحت تشریعی بھی ہے اس کے ذریعہ آپؐ نے تبنیت کے بت کو ہمیشہ کے لئے پاش پاش کر دیا

متبنٰی (لے پالک) بنانے کا طریقہ عرب میں قدیم زمانہ سے چلا آ رہا تھا اور اہل عرب اس سلسلے میں اتنا غلو رکھتے تھے کہ متبنٰی (منہ بولا بیٹا) کو حقیقی و صلبی بیٹے کے درجہ میں سمجھتے میراث، نکاح، طلاق، حرمت مصاہرت، حرمت مناکحت وغیرہ تمام احوال میں منہ بولے بیٹے کا معاملہ حقیقی بیٹے کی طرح کرتے تھے طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی کسی کو اپنا متبنٰی بناتا تو اس سے کہتا انت ابنی ارثک و ترثنی (تو میرا بیٹا ہے میں تمہارا وارث ہوں اور تم میرے وارث ہو)

اسلام جو اصلاح معاشرہ کا سب سے بڑا داعی اور مبلغ ہے وہ ان باطل رسوم اور خلاف عقل و شرع امور کو کیونکر برقرار رکھ سکتا تھا اور پورے معاشرہ کو جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکتا ہوا کس طرح چھوڑ سکتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اولاً اپنے رسولؐ کو متبنٰی بنانے کا اہتمام کیا اور آپؐ نے بعثت سے قبل زید بن حارثہ کو متبنٰی بنا لیا اور لوگ اس دن سے زید بن حارثہ کی بجائے زید بن محمد کہہ کر پکارنے لگے امام بخاری و مسلم دونوں متفقہ طور پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں

ان زید بن حارثہ مولیٰ رسول اللہؐ ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ فقال النبی انت

باقی صفحہ ۲۲ پر

HB
TRUSTABLE
MARK
Hameed BROS JEWELLERS
MOHAN TARRACE SHAHRAH-E-IRAQ SADDAR KARACHI-3
حمید برادرز جیولرز
موہن ٹیرس، نزد جلال دین، شاہراہ عراق، صدر کراچی۔
فون: 521503-525454

جہادِ افغانستان میں نصرتِ خداوندی کے نظارے

حرکۃ الجہاد الاسلامی کے مرکزی راہنما مولانا نور محمد وانہ کے تاثرات

قرآن والوں کی دلیری اور غیر سے حفاظت

کنڑ میں لشکرگاہ اسامہ ابن زید کے کمانڈر اسد اللہ اور مجاہد فاروق بیان کرتے ہیں کہ مجاہدین کے شیخ اور استاد محمد امین ملکزائی "ابشت" (دھوٹی ماسکو) نامی گاؤں کے قریب، نہر کنڑ کے قریب بیٹھا تھا۔ کہ اچانک دشمن نے ان پر "مارٹر توپ" کے گولے برسانا شروع کئے۔ شیخ کے گرد تشریف فرما نوجوان مجاہدین نے ابتداً شرم کے مارے بھاگ کر جانے سے ہچکچاہٹ کی۔ لیکن جوں ہی گولے قریب گرنے لگے۔ تو سب اپنی حفاظت کی خاطر بھاگ اٹھے مگر حضرت شیخ وہیں اطمینان کے ساتھ بیٹھے رہے اور اسی اطمینان اور وقار کے ساتھ تلاوت کلام پاک میں مصروف تھے۔ جیسے گولہ باری سے پہلے تھے حالانکہ شیخ بالکل کھلے میدان میں تشریف فرما تھے جہاں بچاؤ کے لئے کوئی حائل اور پناہ نہ تھی شیخ کے گرد گیارہ گولے گرے جن میں سے ایک صرف نصف میٹر کے فاصلے پر گرا شیخ گرد و غبار میں گم ہو گئے مجاہدین شیخ کی شہادت پر چیخ کر رونے لگے مگر جب گرد و غبار چھٹ گیا تو شیخ اسی ہیئت کیفیت میں صحیح سلامت بیٹھے تلاوت کلام پاک میں محو تھے بعد میں جب مجاہدین نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کیوں حفاظت کی خاطر نہ بھاگے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آیا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کریں گے کہ تیرا فلاں بندہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے موت کے ڈر سے بھاگ اٹھا۔

جنگ جاجی میں مجاہدین کی انوکھی حفاظت

مؤلف عبر و بصائر روایت کرتا ہے کہ میں نے جنگ جاجی میں بچشم خود دیکھا کہ جب ہمارے لشکرگاہ پر دشمن کے بمبار طیاروں نے شدید ترین حملہ کیا اور بموں سے جان بچانے کی خاطر ہم ایک درخت سے دوسرے درخت کے نیچے بھاگتے جاتے تھے اسی اثناء میں رئیس

الجاہدین استاد سیاف صاحب نے مجھے فرمایا کہ وہ دیکھو طیاروں کے نیچے پرندوں کا غول جو کہ رفتار میں بمبار طیاروں سے آگے نکلتے ہیں یعنی نصرت ایزدی آپہنچی فکر کی کوئی بات نہیں دوسرے دن میں نے بلندی پر طیارہ کے نیچے سیاہ چیز دیکھی تو میں نے ساتھیوں کو آواز دی کہ اپنے آپ کو بچاؤ طیارے نے بم گرا دیا چونکہ میں اس سیاہ چیز کو بم سمجھا تھا تو ساتھیوں نے کہا کہ وہ بم نہیں بلکہ سیاہ پرندہ ہے جو کہ طیارے کے نیچے اڑتا ہے مرتبہ بمبار طیاروں نے عنقودی نام بم (انگور کے گچھے کی طرح بم ہے جو کہ زمین کے قریب آ کر سینکڑوں گرینڈوں چھوٹے بموں میں تقسیم ہوتا ہے اور ایک دوسرے سے قریب فاصلے پر گرتے ہیں) اور ان وزنی بموں کے گرنے سے زمین کے اندر پانی بھرے تالاب بن جاتے تھے تیز طیارے نام بموں کی بارش کرتے جو وقتاً فوقتاً پھٹتے جاتے تھے اور میزائل، توپیں مارٹر وغیرہ بڑی بڑی مشین گنیں خاموشی کا نام نہ لیتے تھے۔

اس کے علاوہ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر اور گرد ہوائی جہازوں نے کمانڈوز فوجیں اتاری گویا کہ یہ وہی جنگ احزاب کا نقشہ ہے۔ جسے قرآن کریم نے یوں کھینچا ہے۔

ترجمہ: جب کہ دشمن کی فوجیں اوپر سے نیچے سے تم پر چڑھ آئی ہوئی تھیں اور جب ڈر کے مارے آنکھیں پتھرا گئیں تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تو تم اللہ پر طرح طرح کا گمان کر رہے تھے اس موقع پر ایماندار آزمائے گئے اور سخت ہلا دیئے گئے

ان مشکل ترین حالات میں اللہ تعالیٰ نے ایک طوفانی ہوا بھیجی کہ جس کی سردی کے متعلق مجاہدین کا کہنا ہے کہ افغانستان میں جب سردی شباب پر ہوتی ہے اور زمین پر ۲ میٹر برف پڑی ہوتی ہے اور ہوائیں چلنی شروع ہوتی ہیں یہ ہوا اس سے سرد تر تھی حتیٰ کہ کشادہ میں اس سردی کی لہر کے اثرات پہنچے اور تیز اتنی کہ بڑے بڑے تناور درختوں کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکا جس کے نتیجے میں دشمن کے بھرپور اور فیصلہ کن حملے کے تمام منصوبے ناکام ہوئے اور دشمن فوجیں اس قوت غیبی سے شکست کھا گئیں۔

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کے احسان کو یاد کرو جو تم پر ہوا جب تم پر لشکر چڑھ آئے پھر ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ کی نگہبانی

جناب غلام محمد صاحب جو کہ قندھار کے چار مقامات (معروف ارغسانی بابولالک، شجام) کے مجاہدین کے امیر ہیں آپ بیان کرتے ہیں کہ ہم ارغستان میں ۲۰ مجاہدین تھے رات کو ۹ بجے کے قریب بمبار طیارے آ گئے اور میں نے مجاہدین کو مکان سے بھاگ نکلنے کا حکم دیا ہمارے نکلنے کے پانچ منٹ بعد مکان پر بم آ گرا کہ سب کچھ راکھ بنا دیا عین اسی وقت مجاہدین سے قائد محمد نور مکان کے دروازے کے ساتھ کھڑا تھا۔ جب بم گرا تو بم کی ہوا نے اسے دور پھینکا مگر زخمی نہ ہوا صبح جب سارے ساتھی جمع ہو گئے تو ہم میں سے ایک بھی زخمی نہ ہوا تھا حالانکہ وہاں آس پاس ۳۰۰ چڑیوں کو زخمی اور مردہ ہم نے شمار کیا اور جو بم ہمارے مکان پر گرا اس کا وزن ایک ہزار کیلوگرام تھا اسی مقام پر ایک اور دفعہ بمباری میں ایک درخت کے نیچے ۱۱ مجاہد تھے میں نے انہیں وہاں سے چلا لیا جونہی مجاہد وہاں سے اٹھ کر چلے آئے تو اسی درخت پر ایک بم گرا دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں ۲۵ درخت بیخ سے اکھڑ گئے اور بعض درخت ۵۰۰ میٹر کے فاصلے تک بم نے دور پھینک دیئے بعض درختوں کی اونچائی دس میٹر سے زیادہ تھی۔

غازیوں کی کرامتیں

محمد یاسین وکزی

بیان کرتا ہے کہ ہم ۱۳ مجاہد تھے مقام دو منڈی ہیں

کھانے کے لئے کوئی چیز نہ تھی پھر ہم دو بندی رضاکار ... لانے کی غرض سے، مگر وہاں کے باشندوں نے کھانا کھلانے سے انکار کیا شاید انہوں نے ہمیں حکومتی ملیشیا سمجھ کر کیونکہ ہمارے لباس میں تھا کہ ہم جبراً ان سے کھانے کی چیزیں نہیں لیتے مگر ہم نے ایسا کرنے پر بھوک کو ترجیح دی۔ زمین برف سے ڈھکی پڑی تھی۔ ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور ساڑھے چار گھنٹے سفر کیا اب بھوک سے ہم نڈھال ہو گئے کیونکہ پچھلے دو رات اور ایک دن یعنی ۳۶ گھنٹوں سے ہمیں کچھ نہیں ملا تھا دوران سفر ہم نے برف کے اوپر سبز تھیلا دیکھا جب ہم نے اٹھایا تو تقریباً ایک کیلوگرام گوشت سے بھرا ہوا تھا ہم نے ادھر ادھر دیکھا مگر وہاں کسی انسان وغیرہ کے قدموں کی کوئی ... نہ تھی ہم سمجھ گئے کہ یہ غیب سے مہمانی ہے مگر حیرت یہ ہے کہ اس مہمانی میں ہمیں محسوس ہوتی تھی کہ ۱۲ آدمیوں کو ایک کیلوگرام گوشت کیا کفایت کرے گا جب ہم نے گوشت پکایا اور کھانے لگے لیکن گوشت کم ہونے کا نام نہیں لیتا ہے یہاں تک کہ ہم سب سیر ہو گئے اور گوشت جوں کا توں رہا دوران سفر سات افغان فوجی ہم سے آملے انہیں اسی گوشت سے کھلایا ہمارا سفر "بارکنار" کی جانب تھا راستے میں جو کوئی ملتا اسے گوشت کھلاتے یہاں تک کہ ہم اپنی منزل پر پہنچے چونکہ وہاں ہمارے پاس ۱۲ جنگی قیدی تھے۔ انہیں بھی کھلایا اس کے بعد پانچ دن تک ہم سب اسی گوشت سے کھاتے رہے اور راستے میں تقریباً ۱۳۰ آدمیوں کو کھلا چکے تھے جناب محمد یاسین کے بیان کے مطابق یہ ۱۹۸۵ء کا واقعہ ہے۔

پانی سے چائے بن جانا

زیارت خان نامی بیان کرتا ہے کہ رمضان میں دوران جہاد افطاری کے لئے ہم نے چائے دانی کو پانی سے بھر کر آتشدان پر رکھ لیا اور چائے کی پتی جب ہم نے دیکھی تو بالکل ختم اب ہم نے بہت کوشش کی لیکن پتی نہ مل سکی جب ہم نے کھولتا ہوا خالص پانی آگ سے اتارا تو اس سے چائے کی خوشبو آنے لگی اور جب ہم نے دیکھی تو پانی کا رنگ چائے جیسا تھا۔ اور جب چکھا تو ذائقہ بہترین چائے کا تھا۔ ہم حیران تھے کہ مولانا جلال الدین حقانی صاحب رحمہ اللہ ہمارے ساتھ تھے انہوں نے فرمایا کہ جہاد کی برکت ہے۔ روسی طیاروں نے مجاہدین پر راشن گرایا۔

جناب سعد اللہ ... بیان کرتا ہے کہ ہم مجاہدین نے مزار شریف میں روسی فوجی ... سے لیا یہاں تک کہ ان کا خوراک

کا ذخیرہ ختم ہوا۔ اب انہوں نے روس کو گزشتہ سے راشن طلب کیا۔

اب روسی جہازوں نے اپنی فوج پر رات کے اندھیرے میں خوراک کا سامان اور اسلحہ کا سامان گرانا شروع کیا۔ ان میں سے ۵۰ ریفیٹیے مجاہدین کے پاس آگرے اور ۱۲ ریفیٹیے روسی فوج پر آگرے۔

اچانک ویرانے میں خیمہ نمودار ہونا

جناب سید کریم، بانجی شکری صوبہ کابل خود بیان کرتا ہے کہ ہم ۱۱ مجاہد تھے ہوائی جہازوں نے ہم پر بم گرائے اور سرخ گیس کے بم پھینکے جس کے نتیجے میں ہم میں سے چار مجاہد شہید ہو گئے ہم تین دن سے بھوکے تھے کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی اور ہمارے اور ہمارے مرکز کے درمیان ایک طویل اور ویران بیابان حائل تھا جس کو پار کرنے کی ہم میں قوت نہ تھی اور تھکاوٹ سے ہم چور چور تھے تاہم ہمت نہیں ہاری اور چیونٹی کی رفتار ہم چلتے رہے کہ اچانک سامنے ایک خیمے پر نظر پڑی جس میں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی ہم خوش ہو کر ان کے پاس جا پہنچے اور بھوک کی کیفیت عورت کو بتادی عورت نے ہمیں تازہ روٹی اور حلیب دے دیا ہم سیر ہو کر روانہ ہوئے جب ہم چند قدم چلے گئے اور مڑ کر ہم نے دیکھا تو نہ کہیں خیمہ ہے اور نہ عورت اب ہم سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غیب سے کھانا کھلانے کا انتظام کیا تھا۔

تازہ مکھن

جناب فاروق اور جناب سمیع اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم ۲ مجاہدین تھے اور ہم نے مارکسیوں کے "بنت" نامی گاؤں پر حملہ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیاب کاروائی سے نوازا اور ہم میں سے کوئی ایک بھی زخمی نہ ہوا لیکن چونکہ ہمیں دو دن کھانے کو کچھ نہیں ملا تھا اس لئے ہم بھوک سے نڈھال ہو گئے اور مشکل یہ تھی کہ ہمارا مرکز بہت دور تھا۔ اس لئے ہمارا مرکز تک پہنچنا بھی آسان نہ تھا چنانچہ اسی بے بسی کے عالم میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور دل کھول کر غیب سے کھانے کی درخواست کی۔

اس اثناء میں ہمارے ایک ساتھی "گل رحمن" پانی پینے کے لئے اٹھ کر چلے گئے تو وہاں انہیں ایک بڑا ڈبہ سر بمہر ملا وہ لے آئے جب ہم نے کھولا تو وہ تازہ مکھن سے بھرا ہوا تھا

لیکن اب ہمیں یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں روسیوں نے قصداً مجاہدین کو ہلاک کرنے کے لئے زہر آلود مکھن نہ رکھ دیا ہو۔ اور یہ اندیشہ ہمارے ذہنوں میں قوی تر ہوا مگر مجاہد ہاشم خان نے کہا کہ پہلے میں اس سے کھا لیتا ہوں اگر میں مر گیا تو آپ لوگوں کی زندگی بچ جائے گی لیکن جب ہاشم خان پر کچھ اثر نہ ہوا اب ہم سب نے اطمینان سے پیٹ بھر کر مکھن کھایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی بھوک سے نجات دلا دی۔

تازہ پھل

علامہ یونس خالص صاحب کے کمانڈروں میں سے کمانڈر عبد الجبار کا بیان ہے کہ ہم نے کابل کے قریب ایک جنگی کاروائی کی جس میں ہم سخت بھوک اور پیاس کا شکار رہے یہاں تک کہ ہماری ... تک پانی کا گھونٹ اور لقمے نے کا ... ۔ اسی عالم میں ہم جا رہے تھے کہ کہیں تازہ اور پختہ انگور اور سردے ملے۔ حالانکہ وہاں کسی کے آنے جانے کا کہیں نام و نشان نہ تھا اور اس طرح ہمارے کھانے اور پینے کی ضروریات ہماری خواہش سے بھی بہتر طریقے پر پوری کی گئیں۔

دل نے چاہا اور سامنے پایا

جناب محمد کبیر اور جناب جاوید خان بیان کرتے ہیں کہ ہم مرکز جاجی سے مقام اسید خان کی طرف جا رہے تھے جب کہ ہمیں عرب بھائیوں نے تاکیدی پیغام بھیجا تھا کہ دستر خوان اور ایک ٹارچ یعنی ہاتھ بیٹری ضرور ساتھ لے آنا لیکن جاجی سے روانگی کے وقت یہ دونوں چیزیں ہم بھول گئے جب کافی مسافت طے کی تو ہمیں عرب بھائیوں کا پیغام یاد آیا اور ہم سخت حیرت اور تشویش میں مبتلا ہوگئے نہ واپسی آسان تھی اور نہ مسافر عرب مجاہد بھائیوں کے پاس خالی ہاتھ جانا مروت کی بات تھی اسی تفکر اور تذبذب کی کیفیت میں ہم بادل نخواستہ منزل مقصود کی طرف آگے بڑھ رہے تھے کہ راستے میں بالکل نیا دستر خوان پڑا ملا اور تھوڑا آگے بڑھے پر ٹارچ بھی مل گئی پس پاک ہے وہ ذات جس نے ہماری آرزو پوری کی۔

نئی چارپائی

جناب مجاہد عباسی خان بیان کرتا ہے کہ ہم مجاہدین کے دستے پر ایک بار روسی ٹینک گن شپ اور ہوائی جہازوں نے بیک وقت حملہ شروع کیا ہم میں سے اکثر مجاہدین منتشر ہو گئے مگر ہم چند مجاہد

باقی صفحہ ۲۴ پر

حكمت المحكمة بفسخ عقد زواج ابوناب

● المدعي بالحق الشرعي:

● ابوناب » قادياني ومفت ماجن تطاول على العلماء ومجد المتنبىء الكذاب

● امة الاسلام ليست بحاجة الى مخرج تليفزيوني يتولى عنها كشف القاديانية

سمير الجباري ـ عمان

اخيرا اسدل الستار على مسلسل محاكمة الصحفي الاردني القادياني ابراهيم ابوناب

وبعد عدة جلسات حكمت المحكمة الشرعية بفسخ عقد زواج ابوناب والتفريق بينه وبين زوجته الدكتورة « ليلى السروري » والحجر على اقواله وفتاويه ومنعه من نشر اي مقال او فتوى حتى يثبت صلاح رايه وفكره.

كما ثبت للمحكمة من خلال الوثائق والمداولات اعتناق « ابوناب » للقاديانية بعد مبايعته لزعيمها المزعوم ميرزا طاهر احمد وتطاوله على الاسلام والمسلمين.

« عقائد » تنقل لكم عبر هذه السطور وقائع جلسات المحاكمة الاخيرة كما حصلت على الوثائق التي اعتمدت عليها المحكمة في ادانة ابوناب

ابن القادياني في السجن

بعد عدة جلسات سابقة قررت المحكمة الشرعية في بلدة الناعور الاردنية التفريق الاحتياطي بين « ابوناب » وزوجته.. وكتب القاضي خالد رضوان الى محافظ العاصمة لتنفيذ القرار.

وفي اليوم التالي قررت المحكمة كاجراء اداري وقف تنفيذ القرار لمنع الالتباس وسوء الفهم عن الناس لكن واثناء الجلسة حضر « نافع » ابن ابراهيم ابو ناب وتطاول على المحكمة فحكم عليه القاضي بالسجن لمدة اسبوع حيث امضى وراء الاسوار يوما وليلة افرج بعدهما عنه لان والده قدم التماسا بذلك.

وفي جلسة ١٩ ـ ٥ ـ ١٩٩٠ لم يحضر المدعى عليه ابراهيم ابوناب ولا زوجته الدكتورة ليلى السروري ولم يرسلا وكيلا عنهما ولم يبديا للمحكمة اي عذر مشروع مع انهما على علم بموعد الجلسة وبناء على ذلك تقرر محاكمة المدعى عليهما غيابيا في جلسة علنية

ردود « ابوناب »

● وفي الجلسة تلا المحامي عبدالله الشمايلة المدعي باسم الحق العام الشرعي ردا كتابيا وصله من « ابوناب » على الاتهامات الموجهة اليه

وفي رده اوضح ابراهيم ابوناب انه رجل مسلم يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وانه خاتم النبيين. وان التواقيع على اوراق البيعة تواقيعه وان القصائد الشعرية من نظمه. ولكن التوقيع على اوراق المبايعة كان شكليا. والهدف من ذلك حضور المؤتمر السنوي للقاديانيين في « تلفورت » في بريطانيا لان الدخول الى المؤتمر كان مقصورا على اعضاء الجماعة القاديانية. وان ذلك هو الاسلوب الصحفي وهو اسلوب « النظفي » حتى يتمكن من الاطلاع على حقيقة القاديانية. ولو كانت المبايعة صحيحة. لكان ذلك يقتضي ان يدفع ١٦٪ من دخله شهريا للجماعة القاديانية ولكان قد دعا عددا من الناس الى القاديانية بل انه كان يدعو طاهر ميرزا الى التوبة والكف عن تضليل المسلمين وكذلك بالنسبة للقصيدتين.

وان الشعر اعذبه اكذبه. وان هذه الوثائق اوراق البيعة والوثائق الشعرية هي من ضمن شهادة « بله الفرق » في الفترة التي كان فيها مرتدا عن الدين وشهادته في تلك الفترة لا تنقل كونه مرتدا

ـ وبعد تلاوته احتفظ به في ملف عدد الدعوى على انه جواب خطي مقدم من المدعى عليه « ابوناب »

« ابوناب » يعترف

● وبعد ذلك جاء دور المدعي باسم الحق العام الشرعي الذي عقب على ردود « ابوناب » قائلا

حيث اقر المدعى عليه « ابراهيم » المذكور بالتحاقه بالقاديانية وذهابه الى مراكزهم واجتماعه برئيسهم ورؤسائهم فاقر ايضا بالرسالتين. لا بل بالقصيدتين الميرزائيتين في القضية وبانهما من نظمه وانكر في القصيدة المعنونة بعنوان « قصدت وجهك » الكلمتين المشطوبتين. وموضوع في مكان الشطب كلمتان ابرزهما ففي السطر الثاني عشر وفي عجز البيت وردت كلمة « المسيح » بدل « الحبيب » وشطبت كلمة « الحبيب » بشطب ابقيا معالم الكلمة واضحة وكتب فوقها كلمة « المسيح » وهي التي ينكرها ـ اي ينكر كتابتها من قبله ـ وكذلك في صدر البيت الثالث عشر حيث يقول ـ وادمعي فوق خدي اذ اعانقه « فشطبت كلمة « اعانقه » بشطب ايضا ووضع خلفها بدلا منها « ابايعه » هذا كل ما انكر المدعى عليه مما نسب اليه في الميرزات الخطية. واقر بقصيدة « قصدت وجهك » كاملة. وهي التي تظهر فيها معالم مبايعته للقاديانيين وارئيسهم « طاهر احمد غلام ميرزا » فعجز البيت اذ يقول

« فتملا النفس من طيب المسيح سنا »

وهي الكلمة « المسيح » المنكرة من قبله وكذلك تدل كلمة « ابايعه » التي حلت محل « اعانقه » وهي التي ينكرها فتدل دلالة واضحة على المبايعة ولو ذهبنا بعيدا مع المدعى عليه ووافقناه على ان الكلمتين اللتين ينكرهما ليستا من وضعه فان ذلك لا يفيده شيئا فقد القى القصيدة امام « زعيم القاديانيين » وهذا يكفي لاخذه بالردة لتمجيده وتعظيمه لزعيم المرتدين وتشخيصه لوضعه بوضع من تلقى امامه القصائد ويسعى اليه بالطائرات وزعم انه لقى عنده الحب اذ قال

وكيف اني لقيت الحب في بلد ناء فالقيته فوق الانا خلقا

فكلمة « فالقيته » الضمير فيها « الهاء » يعود الى زعيم القاديانيين لوصفه انه فوق « الانا » خلقا وهذا ردة من « ابراهيم ابوناب »

وطلب المدعي باسم الحق العام الشرعي تحويل هذه القصيدة بغية اعطاء القرار من المختصين للجهة التي تراها المحكمة لاثبات ما انكره المدعى عليه من كتابته لكلمتي « المسيح » « وابايعه » مع انهما ظاهرتان وواضحتان وانهما من خط يده وقد اعترف واقر امام المحكمة الموقرة وفي لائحته الجوابية الميرزة ان القصيدة اجمالا كلها من نظمه وانها فعلا القيت امام زعيم القاديانيين

واعتراف اخر

واما بالنسبة لقصيدة « اليوم الاخر » والترجمة باللغة الانجليزية فقد وصف زعيم الكفار المرتدين « طاهر احمد ميرزا » بانه امير المؤمنين بقوله « امير المؤمنين اقول فوق اليك وان روحي في مقال » وهذا من « ابراهيم » فهو « ردة » ثم ثنى فقال

فاصحاب اليمين هنا اراهم على احلى وئام واعتدال فوصف الكفرة المرتدين القاديانيين والذين افتى كل علماء السنة. ومن يعتد بهم من العلماء بتكفيرهم بانهم اصحاب اليمين. وقال انه يراهم هنا ـ اي في « تلفورت » ـ وفي العبارة المسماة « اسلام اباد » في ضواحي لندن وقال ومثل القائل وفي عجز البيت الثاني

« وفي اسلام اباد ارتاح بالي »

فالمدعى عليه لا يرتاح باله في عمان ولكن في « تلفورت » حيث انه على حد زعمه ترك في البلاد العربية من لم يؤمن بالقاديانية واشتد غضبه عليهم حتى وصفهم بانهم اصحاب الشمال فقال

وخلفي قد تركت الامس قوما هم والقبه اصحاب الشمال يعدون الحصفه وهي اسمى للعقير من مذه زلال

ويضطهدون كل اخي ضمير ويبتعون كل اخي ضلال ويبايع في « ابوناب سمابه » اي بسماب اهل السنة ومن لا يومن بان « احمد غلام ميرزا » نبي يوحى اليه من السماء ويقول

« لان الفرد منهم قد تعامى فلا يدري الحرام من الحلال »

فمن يقول هذا القول في شان علماء السنة وحملة الشريعة وحفظة القران اذ يقول عن الواحد منهم انه لا يدري ما الحلال من الحرام

ويمجد زعيم القاديانيين بقوله

« امير المؤمنين اليك نرنو لانقاذ البرية من الضلال »

وبقوله: « وانكم لاول الناس طرا باحمد في الهداية والمثال » فجعل « ابراهيم ابوناب » « احمد طاهر ميرزا » اولى برسول الله صلى الله عليه وسلم من كل الناس فلم يستثن ابابكر ولا عمر ولا خليفة ولا عالما ولا وليا ولا مؤمنا ولا مسلما وجعل زعيم الكفرة اولى الناس برسول الله

وقد قام بالقاء هذه القصيدة كما اقر ـ امام زعيم القاديانيين في « اسلام اباد في بريطانيا تمجيدا له وتعظيما »

ثم اقر بعد ذلك بكل مثل ورقة البيعة والتي تليت في حضرته في الجلسة الماضية وان الخط فيها هو خطه والتوقيع هو توقيعه. وانها صحيحة غير مزورة. وانها صورة طبق الاصل عن المبايعة التي وقعها. وبهذا فقد ورد من البينات ومن اقرار المدعى عليه. مايشكل ردة صريحة عن دين الاسلام. ولا ينفع ما تعلل به من انه لم يكن يقصد المبايعة الحقيقية. انما اراد بذلك الوصول الى قلب القاديانية لمعرفة اسرارها. وكذلك يتعلل بان كل ماقال كذب وانه كذب في شعره. وقال امام المحكمة في الجلسة السابقة بان شعره عذب لانه « يكذب » وان « اعذب الشعر اكذبه » فهو كذاب كما اقر امام المحكمة

ولا ادري كيف يريدنا ان نصدقه بانه مارغب معهم الا ليكشفهم بينما يقر في نفس الوقت بانه يكذب ليعذب شعره وان هذا التعلل باطل عقلا وشرعا فابراهيم ـ « المدعى عليه » ـ لم يكن مكرها ولم يضطره احد على اظهار الكفر وان اظهار الكفر له شروط مع اطفاء الايمان علاوة ان يكون الاكراه ملجئا وان « ابراهيم » لم يكن مكرها او

والحجر على مقالاته وفتاويه

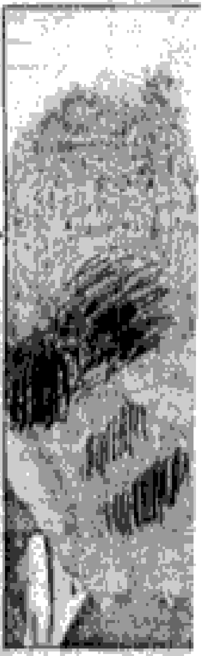

● الصحفي يعترف بمبايعة زعيم القاديانية وتدبيج القصائد في مدحه

● «ابوناب» يبرر اعتناقه للقاديانية لرغبته كصحفي في كشف اغوارها

...ثه للقاديانية

مجبرا

اذن عن اعتراض ابن ابراهيم اياه

فعلا كشف القاديانية فان له اسوة بالعلماء الافاضل الذين كشفوها وردوا عليها بكتب صحيحة معروفة وبمحاضرات مطولة وامة الاسلام ليست بحاجة الى «مخرج تلفزيوني» حتى يتولى كشف القاديانية بالوقوع فيها ثم لم يقم احد من الافراد والمسئولين والعلماء بتكليفه بهذه المهمة. ولو فرضنا جدلا صحة ما تعلل به فكان يكفيه ان يظهر انه «قادياني» مع ان هذا يكفره ولكنه بالغ جدا بنظمه الاشعار الطويلة والقصائد المتعددة التي تنم عن تعلق فرحته ثم ما هو الداعي الذي يجعله ينسب المؤمنين ويقول عنهم «اصحاب الشمال» انه فقط الزيغ والضلال والجهل باحكام الشرع والذي ادى الى وقوع «المدعى عليه» في هوة الردة.

وان ماتعلل به في لائحته الجوابية من علل تعلل هي علل فيه وليست له حيث يزعم انه كان سببا في هداية الكثيرين زعمائها عندما اظهر انقياده لها وردة عليه حيث انه انسان ملهم ومرموق لكونه صحفيا وسينمائيا ومخرجا سينمائيا. فالقول ومالذا يقول المدعى عليه في المشاعر الاسلامية التي اذاها حينما انحاز علنا واظهر الكفر علنا والقى القصائد علنا وامام جموع غفيرة واخذت له الصور علنا مع امير الكفرة والمرتدين الا يؤثر هذا في نفوس الناس بل انه يكون سببا في تثبيت الكفار على عقيدتهم وسببا في تضليل كل من راى المدعى عليه - في هذه الاوضاع والتي يظهر فيها انسان مرموق - على حد قوله - متحمسا لردة فكم وكم من البشر كان سببا في ردتهم وحتى الآن فان قصائده المسجلة لدى القاديانيين باللغة العربية وصوره مع زعيمهم والاشرطة المسجلة لمقالاته وعاقبة بشائهم متحمسا لهم كل هذا مازال حتى الآن يغري الكثيرين بالدخول الى القاديانية ويستفيد منها اعداء الله

ان مثل «ابراهيم ابوناب» وهو الذي يزعم انه يفسر القران الكريم باللغة الانجليزية مباشرة وان كتابة

لايزال تحت الطباعة في الآلات العاتية، والذي قد اطلع عليه عددا من الشيوخ. هذا المفسر والذي يصف ترجمته انها افضل من تفسير المفسرين والمترجمين حيث ان الترجمة هي نوع من التفسير. هذا المفسر الجاهل لا يجهل ان اظهار الكفر بدون اكراه ولا خطا هو كفر ولا ينظر الى النية كما ورد في كتب الفتاوي الصغرى، وكما ورد في «الانقراوية» وما استشهدت به محكمة الاستئناف الموقرة. وما ورد في قرارها في قضية «توجان فيصل» بان الذي يكفر ويتلفظ بالكفر غير مكره ولا مخطىء عامدا يكفر في الصحيح ولا عبرة بمعتقده ولا يلتفت الى نيته حيث ان النية والمعتقد مقره القلب ولا يطلع على القلوب الا الله. ويؤخذ الناس قضاء بظواهرهم

وطالب المدعي باسم الحق العام الشرعي من المحكمة برد دفوع المدعى عليه في لائحته الجوابية لعدم شرعيتها وادانته بالردة لاقراره به ولاقراره بالتوقيع على مبايعة خليفة المتنبىء الكذاب «احمد غلام ميرزا» واسم خليفته «طاهر احمد» الخليفة الرابع للمسيح الكذاب المتنبىء، زعيم الجماعة القاديانية» والمسماة «بالاحمدية» حيث وصفه بامير المؤمنين في ورقة البيعة ودعا له بالتاييد ونصر الله العزيز وطلب رسميا تسجيل اسمه عندهم

واضاف المدعي باسم الحق العام قائلا

اطلب من المحكمة تسجيل تاريخ ١٩٨٩/٧/١٧ وهو التاريخ الذي وقع فيه على كتاب المبايعة، وعلى كتاب ارسله بخطه مرفقا بكتاب المبايعة الى وكيل التبشير للحركة القاديانية في «ربوة» في باكستان.

وطلب من المحكمة الموقرة الحجر على مقالاته حيث انه على انبوا الاقوال «مفت ماجن» وحيث ورد في حاشية ابن عابدين رد المختار على الدر المختار انه يحجر على المفتي الماجن فلا يسمح له بنشر اية كلمة في المطبوعات والنشر ويمنع من الكلام مع الناس في اي موضوع ديني حيث ان عقيدته مشكوكة في امرها وانه يستحل الكذب بالقرارة.

وكذلك ما ورد على السنة الناس الذين سمعوا مقالة في تفسير القران حيث انه على حد زعمه يعرف باطن القران ويقول ان للقران ظهرا وبطنا ويدعي انه من الباطنية الذين يعرفون بواطن الحقائق وما على المحكمة الكريمة سوى قاعة برهة اذا اطلعت على تفسيره حيث ان ردته اصبحت فوق الاثبات ولا تحتاج الى بينة بعد الاقرار الا اذا قررت المحكمة الموقرة معرفة ما اذا كان حتى الآن مصرا على ردته بتفسيره الباطل ولكن الذي يهم الادعاء العام هو حصول الردة وقد ورد في البينات ما يؤكد حصولها وعليه فاني اطلب التفريق بينه وبين زوجته لظهور الردة بالاقرار وان زوجته قد ادعت انها لم ترتد وواقفها هو على ذلك. وفي هذه الحالة وحيث لم يرتدا معا ولم يزعما انهما رجعا الى الاسلام معا فيفرق بينهما ويفسخ عقد الزواج مباشرة من الردة وحتى لو ارتدا معا وتابا معا فهما يقران على القياس ولكن يستحسن فقهاء الحنفية في هذه الحالة - اي الردة المشتركة - ان يتراجعا بنفس العقد الاول استحسانا وحيث انهما لم يرتدا ولم يدفعا باي دفع يشير الى ارتدادهما معا وتوبتهما معا فانني اطلب من المحكمة الموقرة منعهما من الحياة الزوجية. وكذلك اطلب الحجر عليهم والحجز والتحفظ على اموال المدعى عليه وتحويله الى النائب العام لاساءته الى مشاعر المسلمين والدين الاسلامي ووصفه قضاة الشرع الشريف واهل العلم والتقوى بانهم كفرة حسب ما ورد وبانهم من اصحاب الشمال وليسوا اولى برسول الله من «طاهر احمد» خليفة المتنبىء الكذاب.

القاضي يعطي مهلة استتابة

● وبعد انتهاء المدعي بسم الحق العام الشرعي من اقواله قال القاضي الشرعي خالد رضوان

من تطبيق هذه الدعوى فقد ثبت للمحكمة وبناء على ماقدم اليها من بينات خطية واقرار المدعى عليه الشفوي والخطي بصحة هذه البيانات وانها من نظمه وبتوقيعه. وعلى الرغم من المبررات التي ذكرها المدعى عليه ليبرر للمحكمة نيته وقصده من نظمه وتوقيعه على البيانات الخطية المبرزة فان هذه المبررات قد تنفعه ديانة بينه وبين الله. اما قضاء وحيث ان القضاء انما يحكم على الظاهر وعلى ما يقدم من بينات فانني والحالة هذه اقرر وبناء على البينات الخطية والاقرار ثبوت الدعوى بحق المدعى عليه «ابراهيم محمد ابراهيم ابوناب» واقرار استتابة المدعى عليه وحيث انه غاب عن هذه الجلسة بدون عذر شرعي وتحقيقا للعدالة واملا بتوبته فانني اقرر استتابته في الجلسة القادمة وبالنسبة لما طلبه باسم الحق العام الشرعي فانني اقرر ارجاء النظر فيها على ضوء استتابة المدعى عليه في الجلسة القادمة

استتابته الحجر على اقواله فاني اسال المدعي باسم الحق الشرعي ان كان لديه بينة شخصية من العلماء الموثوقين الذين يشهدون ان المدعى عليه تنطبق عليه صفات «المفتي الماجن» حسب الراجح من مذهب الامام ابي حنيفة وذلك للحجر عليه

شهادة العلماء

ورد المدعي باسم الحق العام الشرعي قائلا

ان بياني على مضمون ابراهيم المدعى عليه هو اقراره بانه يعمل تفسيرا او ترجمة ويعتبر الناس مبدا التفسير القران واقراره بوصفه غير القاديانيين بانهم من اصحاب الشمال وكذلك بينة شخصية وهي شهادة كل من الشيخ ابراهيم الكيلاني عميد كلية الشريعة بالجامعة الاردنية، والشيخ عبدالعزيز الخياط وزير الاوقاف السابق والشيخ علي الفقير وزير الاوقاف الحالي وسماحة الشيخ عزالدين الخطيب التميمي مفتي المملكة الاردنية الهاشمية، وسماحة الشيخ محمد محمود ميلان، قاضي القضاة، وفضيلة الشيخ محمد ابراهيم ابوشقرة، وفضيلة الدكتور احمد هليل الامين العام لوزارة الاوقاف، وفضيلة الشيخ عاطف البطوش عضو مجلس النواب الاردني وسعادة النائب عبدالمنعم ابوزنط وهو من علماء الامة وفضيلة الشيخ نوح علي سلمان مفتي القوات المسلحة، وفضيلة الشيخ عبدالرحمن الكردي في دائرة الافتاء وفضيلة الشيخ امين البطوش مدرس في جامعة مؤتة وهو دكتور في الشريعة وسماحة الشيخ عبدالعزيز بن باز وفضيلة الشيخ محمد صالح العثيمين عضو هيئة كبار العلماء بالمملكة وفضيلة الشيخ محمد عبدالرحمن خليفة، وفضيلة الشيخ ذيب انيس عضو مجلس النواب الاردني وفضيلة الشيخ عبدالباقي جمو وزير الشئون البرلمانية والبيئة

كما اطلب من المحكمة الموقرة الكتابة الى الشهود المسلمين واستماع شهاداتهم حيث ان حضر البينة لا يجب في هذه الدعوى حيث انها من حقوق الله

وقررت المحكمة تاجيل الجلسة الاستتابة المدعى عليه لمعرفة اذا كان مازال مصرا على اقواله الصادرة منه ام لا؟. وتقرر تاجيلها الى يوم الاربعاء الموافق ١٩٩٠/٥/٢٣ الساعة التاسعة صباحا

الحكم النهائي

وفي اليوم المحدد اصدرت المحكمة حكمها بثبوت ردة المدعى عليه وذلك لمبايعته زعيم القاديانية بتاريخ ١٩٨٩/٧/١٧ والقائه قصائد شعرية يمتدح فيها الزعيم القادياني، طاهر ميرزا، وجماعته في المؤتمر السنوي القادياني في لندن. كذلك الحكم بفسخ عقد زواجه من زوجته الدكتورة ابتل

(الرسوم)

اُردن کی شرعی عدالت نے قادیانی کے خلاف مسلمان عورت کا فسخ نکاح کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سُنا دیا

ملزم کی جائیداد بحق سرکار ضبط — مسلمان عورت سے نکاح فسخ کر دیا گیا

ملزم نے سادہ لوح لوگوں کو کافر اور مرتد بنانے کی راہ ہموار کی

انگریزی زبان میں قرآن کی تفسیر لکھنے پر پابندی

رپورٹ: محمد اکرم فضلی ایم اے
سعودی عرب

عمان (اردن) سے موصولہ اخباری تفصیلات کے مطابق اردن کی اعلیٰ شرعی عدالت نے مرتد قادیانی ابراہیم ابو ناف کے خلاف فیصلہ سُنا دیا ہے عدالت مذکورہ نے اپنے فیصلہ میں ملزم "ابوناف" اور اس کی بیوی "لیلیٰ سروری" میں مستقل تفریق اور ان کے نکاح کو فسخ کرنے کا حکم دیا ہے اور ملزم جو کہ ایک مصنف، شاعر اور ٹیلیویژن پروڈیوسر ہے پر پابندی لگا دی ہے کہ وہ آئندہ کسی قسم کا کوئی قصیدہ یا کسی بھی قسم کی کوئی تصنیف منظر عام پر نہ لا سکے گا۔ ملزم کی زیر طبع انگریزی زبان میں تفسیر قرآن کی اشاعت پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے واضح ہو کہ چند سرکردہ اردنی علماء اور مشائخ کے علاوہ سعودی عرب کے دو ممتاز ترین علماء نے بھی اس فیصلہ کی توثیق اور تائید کی یا براہ راست عدالتی کارروائی میں حصہ لیا جن کے نام یہ ہیں:

۱۔ فضیلۃ الشیخ ابراہیم الکیلانی رکن کلیۃ الشرعیۃ، اردن یونیورسٹی۔

۲۔ فضیلۃ الشیخ عبد العزیز الخیاط سابق وزیر اوقاف اردن۔

۳۔ فضیلۃ الشیخ علی الفقیر وزیر اوقاف اُردن۔

۴۔ فضیلۃ الشیخ عز الدین الخطیب التمیمی مفتی اُردن۔

۵۔ فضیلۃ الشیخ محمد محمد محیلان قاضی القضاۃ اردن

۶۔ فضیلۃ الدکتور احمد حلیل سیکرٹری جنرل المحکمۃ اوقاف اردن

۷۔ فضیلۃ الشیخ عاطف البطوشی رکن مجلس اعلیٰ اردن۔

۸۔ فضیلۃ الشیخ عبد المنعم ابو زنط اُردنی عالم۔

۹۔ فضیلۃ الشیخ نوح علی سلیمان مفتی مسلح افواج اردن۔

۱۰۔ عبد الحلیم الکردی مفتی اردن۔

۱۱۔ فضیلۃ الشیخ ایمن البطوش پروفیسر موتہ یونیورسٹی اور شرعیہ اسلامی میں پی ایچ ڈی۔

۱۲۔ فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم ابو شقرہ۔

۱۳۔ فضیلۃ الشیخ زیب امین، رکن مجلس العلماء اردن

۱۴۔ فضیلۃ الشیخ عبد الباقی جمعہ، وزیر پارلیمانی امور اردن۔

۱۵۔ فضیلۃ الشیخ محمد عبد الرحمن اللیف اُردن۔

۱۶۔ فضیلۃ الشیخ عبد العزیز عبد اللہ بن باز مفتی اعظم سعودی عرب۔

۱۷۔ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین، رکن مجلس العلماء الاعلیٰ، سعودی عرب۔

تفصیلات کے مطابق ملزم "ابراہیم ابو ناف" اردن کا باشندہ ہے جس کی عمر ۵۵ سال سے اوپر بتائی جاتی ہے اور وہ پیشے کے لحاظ سے صحافی، مصنف اور ٹیلیویژن پروڈیوسر ہے ملزم مذکور پر الزام تھا کہ اس نے ۱۹۸۷ء میں برطانیہ میں

"ٹلفورڈ" کے مقام پر قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی اور وہاں پر مرزا قادیانی اور مرزا طاہر قادیانی کے حق میں قصیدے اور اشعار پڑھے اور مرزا طاہر قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے فارم پُر کئے اور ان پر اپنے دستخط ثبت کئے۔

مقدمہ کا آغاز اردن کے شہر "ناعور" کی شرعی عدالت میں ہوا اور ابتدائی سرسری سماعت مذکور کے قاضی "خالد بخیت" نے ملزم اور اس کی بیوی "لیلیٰ السروری" کے درمیان فوری طور پر فیصلہ عدالت "عارضی علیحدگی" کا حکم جاری کر دیا کیونکہ ملزم مذکور کی بیوی نے قادیانیت سے اپنی برأت کا اعلان کر دیا تھا۔

ابتدائی کاروائی کے دوسرے روز عدالت مذکورہ نے ملزم مذکور اور اس کی بیوی کی علیحدگی کے حکم کو خاموشی کے ساتھ عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ حتمی فیصلہ نہ ہو جائے مگر اسی اثنا میں ملزم ابونائف کا بیٹا "نافع" عدالت میں پہنچ گیا اور اس عدالتی فیصلے کے خلاف شور مچانا شروع کر دیا جس کے نتیجے کے طور پر قاضی مذکور نے "نافع" کو سات روز کے لیے جیل بھیجنے کے احکامات صادر کر دیئے۔ ابھی نافع کو دو ہی دن گزرے تھے کہ اس کا والد ابونائف عدالت سے درخواست گزار ہوا کہ اس کے بیٹے کو رہائی دلائی جائے جس کے جواب میں عدالت نے ملزم کے بیٹے کی رہائی کا حکم دے دیا۔ مگر ملزم اور اس کی بیوی کی عارضی تفریق کے حکم پر عملدرآمد کرا دیا گیا۔ ملزم کے بیٹے "نافع" کے متعلق مزید معلومات منظر عام پر نہ آسکی ہیں تاہم اس کی حیثیت واضح کرنے کے لیے الگ سے دوسرے مقدمہ کے تحت عدالتی کاروائی ہوگی۔

۱۹ مئی ۱۹۹۰ء کی عدالتی کاروائی کے دوران ملزم ابونائف اور اس کی بیوی دونوں حاضر عدالت نہ ہوئے۔ نہ ہی ان کی طرف سے کوئی وکیل حاضر ہوا اور نہ ہی ان کی غیر حاضری کی بابت کوئی شرعی عذر موصول ہوا حالانکہ عدالت مذکور نے ان کو اس روز کی عدالتی کاروائی کے لیے حاضر ہونے کے باقاعدہ اور باضابطہ نوٹس جاری کئے تھے بدیں وجہ ان کی غیر حاضری کے باوجود عدالتی کاروائی جاری رہی۔

بعد کی عدالتی کاروائی کے دوران شرعی عدالت کے وکیل کو ملزم کی جانب سے بذریعہ وکیل تحریری جواب موصول ہوا جس میں اس نے واضح کیا کہ وہ مسلمان ہے، کلمہ شہادت کا اقرار کرتا ہے اور یہ بھی اقرار کرتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ مزید یہ کہ اُسے قادیانیوں کے اس مذکورہ جلسہ میں مجبوراً دستخط کرنا پڑے تھے اور یہ کہ اس نے وہاں پر جو قصیدے پڑھے تھے وہ صرف اس لیے تھے کہ اس کی مذکورہ جلسہ میں ایک صحافی کی حیثیت سے شرکت کرنے میں سہولت پیدا ہو جائے اور جہاں تک ان قصائد یا اشعار میں قادیانی مذہب یا اس کے سربراہان کی تعریف کا تعلق ہے تو وہ صرف شعر و شاعری کی حد تک تھا اور حقیقت میں اس کا ایسا مطلب ہرگز نہ تھا اور یہ کہ اگر اس کی بیعت حقیقی ہوتی تو وہ قادیانی جماعت کی بنیادی شرط کے مطابق احمدی تنظیم کو اپنی آمدن کا ۱۶٪ فیصد ادا کرتا جبکہ اس نے ایسی کوئی ادائیگی نہیں کی ہے۔ ملزم کے اس تحریری جواب کو عدالت میں سنائے جانے کے بعد شامل مقدمہ کر لیا گیا۔

اگلے روز کی عدالتی کاروائی کے دوران ملزم کے دو عربی قصیدوں جن کے نام "قصدت دمشق" اور "الیوم الآخر" ہیں کی نقول اور ملزم کیطرف سے قادیانیت میں شمولیت کے فارموں کی نقول پیش کی گئیں جن میں ملزم مذکور نے قادیانی سربراہ کی بیعت کرنے کے الفاظ ادا کئے تھے اور جن سے مجازی اور معنوی انداز میں مرزا قادیانی اور مرزا طاہر قادیانی کی تعریف کا پہلو ظاہر ہوتا تھا۔ شرعی عدالت کے نزدیک ملزم کی طرف سے قادیانیوں کے مذکورہ اجتماع میں پڑھے جانے والے قصائد سے مندرجہ ذیل باتیں خلاف اسلام پائی جاتی ہیں

۱۔ قادیانی پیشوا مرزا غلام قادیانی اور مرزا طاہر کو مسیح کے لقب سے پکارنا۔

۲۔ مرزا طاہر کو "امیر المؤمنین" کے لقب سے پکارنا۔

۳۔ قادیانیوں کو "اصحاب الیمین" اور دیگر مسلمانوں کو "اصحاب الشمال" کہنا۔

۴۔ قادیانیوں کے نو آباد مرکز اسلام آباد (برطانیہ) سے متعلق یہ کہنا کہ ملزم کو وہاں پر روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

۵۔ تمام علماء اہل سنت کے متعلق یہ کہنا کہ انہیں حلال اور حرام کی تمیز نہیں۔

۶۔ مرزا غلام احمد سے متعلق یہ کہنا کہ اس کو آسمانوں سے وحی ہوتی تھی۔

۷۔ مرزا طاہر کے لیے یہ الفاظ استعمال کرنا کہ "اے امیر المؤمنین میں آپ کو دیگر لوگوں کیلئے گمراہی سے نیکی کی طرف پکارنے والا سمجھتا ہوں"۔

۸۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا طاہر کو ہدایت میں ہر ایک شخص سے افضل کہنا۔

۹۔ قصیدہ کے الفاظ ادا کرتے وقت مرزا طاہر کے روبرو تعظیم اور تمجید کے باقاعدہ انداز اختیار کرنا۔

۱۰۔ ملزم مذکور کا قادیانیوں کے مذکورہ اجلاس میں شرکت کے لیے طویل سفر کرنا اور وہاں پر شرکاء کی لسٹ میں اپنا نام درج کرانا۔

۱۱۔ ملزم مذکور کا ۱۷ جون ۱۹۸۸ء کو "ربوہ ۔ پاکستان" میں قادیانی تحریک میں شمولیت کی درخواست گزارنا جس پر ملزم کے دستخط موجود ہیں۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے عدالت مذکورہ میں ملزم کی طرف سے پڑھے جانے والے قصیدے اور دیگر بیعت فارم کی نقول بمطابق اصل پیش کی گئیں جو ملزم مذکور کے مقدمہ کی فائل میں محفوظ کرلی گئی ہیں جنہیں ملزم جھٹلا نہیں سکتا لہٰذا اس نے ان تمام الزامات کا اعتراف کر لیا۔ اس موقع پر علماء اور شرعی کمیٹی کے ممبران نے ملزم پر لگائے گئے الزامات کی مزید تشریح کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کو واضح کیا۔

۱۔ کہ ملزم کو کس نے قادیانیوں کے حق میں قصیدہ گوئی پر مجبور کیا اور کون سی بات ایسی تھی کہ ملزم بیعت فارم پُر کرتا اور دستخط کرتا اور کون سی ایسی مجبوری تھی کہ وہ لازمی طور پر قادیانیوں کے مذکورہ اجتماع میں شریک ہوتا؟

۲۔ ملزم مذکورہ نے کس بنیاد پر "ٹلفورڈ" میں اور اس کے گرد و نواح کے رہنے والے قادیانیوں کی بابت "اصحاب الیمین" کا اشارہ کیا خصوصاً جلسہ میں موجود قادیانیوں کے بارے میں اور وہ کون سی بات تھی جس نے اس کو مجبور کیا کہ اُس نے دیگر تمام مسلمانان عالم کی بابت "اصحاب الشمال" کے الفاظ استعمال کئے۔

۳۔ ملزم نے قرآن پاک کی غلط تشریح کی ہے کیونکہ "اصحاب الیمین" جنتی لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے جبکہ قادیانی کذاب اور کافر ہیں اور دنیائے اسلام کے تمام علماء ان کے متعلق کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ غضب یہ کہ ملزم مذکور نے ان تمام افراد کے بارے میں "اصحاب الشمال" کے الفاظ استعمال کر دیئے جن کے اندر وہ خود چند یوم قبل تک زندگی بسر کر رہا ہے!

۳ــ تمام علماء اہل سنت کے بارے میں یہ کلمات ادا کیے کہ وہ حلال اور حرام کی تمیز نہیں رکھتے جس سے تمام علماء اہل سنت کی تضحیک ہوئی ہے۔

۵ــ ملزم مذکور کے یہ الفاظ کہ وہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام قادیانی اور مرزا طاہر کو افضل الناس سمجھتا ہے کے ذریعے سے ملزم تمام صحابہ کرامؓ بشمول حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، اور حضرت عثمانؓ تمام خلفاء، علماء اور اولیاء اللہ اور تمام مومنین اور مسلمین کی توہین کا مرتکب ہوا ہے۔

۶ــ مذکورہ جلسہ میں ملزم کے قصیدہ گوئی کے دوران مرزا طاہر کے روبرو تعظیم تمجید کا باقاعدہ انداز اختیار کرنا جبکہ ایسے گمراہ لوگوں کی تعظیم کرنا ہی کافرانہ طریق کار ہے۔

۷ــ کہ ملزم مذکور نے قادیانیوں کے اس جلسہ میں شرکت کر کے کون سا صحافتی کام سرانجام دیا یا کون سا ٹیلیویژن پروڈیوسر کی حیثیت سے کام کیا جس سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچا ہو لہٰذا عامۃ المسلمین کو ایسے صحافی یا ٹیلیویژن پروڈیوسر کی قطعاً کوئی حاجت نہیں ہے اس موقع پر علماء نے یہ سوال کیا کہ اگر وہ اپنے آپ کو صحافی یا ٹی وی پروڈیوسر کی حیثیت سے متعارف کرانا چاہتا تھا تو اس کو قادیانیوں کا یہی جلسہ اس مقصد کے لیے استعمال کرنا تھا جبکہ اس نے اسلامی شعائر کے حق میں کون سے قصیدے پڑھے ہیں یا کیا خدمت انجام دی ہیں اور کون سے موقع پر اس نے کفر سے بیزاری کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ قادیانیوں کے اس جلسہ میں اس نے اپنے قصائد کا علانیہ پرچار کیا، اس کی تصاویر کافروں اور مرتدین کے ساتھ اتاری گئیں اس کے کئی ویڈیو ٹیپ تیار ہوئے جن کے ذریعے سے وہ مرتدین مزید کئی اور لوگوں کو مرتد کریں گے اور دشمنان اسلام ان قصائد وغیرہ کے ذریعے سے نہ معلوم کس کس طرح سے فائدہ اٹھائیں گے لہٰذا ملزم مذکورہ کی ان حرکات کی وجہ سے اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمنوں کا فائدہ اٹھانا اور اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ایسے امور ہیں جن کا سبب ملزم ہی ٹھہرے گا بلحاظ ملزم کی ذات مشکوک ہو چکی ہے اور اس نے خود قادیانی تحریک میں شمولیت کی درخواست گذار کی ہوئی ہے۔ ملزم کا عقیدہ بھی مشکوک ہو چکا ہے اور اس کا ظاہر اور باطن بھی مشکوک ہو چکا ہے لہٰذا عدالت مندرجہ بالا امور کے پیش نظر ملزم مذکور کو پابند کرتی ہے کہ وہ آئندہ اپنی کسی بات یا کسی قول وغیرہ کی طباعت اور تشہیر نہیں کر سکے گا نہ ہی ایسے شخص کو قرآن وغیرہ تفسیر کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اس کی زیر طبع انگریزی زبان میں تفسیر قرآن پر بھی پابندی لگائی جاتی ہے اور ملزم مذکور کو کسی بھی قسم کے ٹیلیویژن پروگرام کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ملزم مذکور اور اس کی بیوی کے درمیان عارضی تفریق کو مستقل کیا جاتا ہے اور ملزم کا نکاح فسخ کیا جاتا ہے ملزم کی جائیداد بحق عامۃ المسلمین ضبط کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ اس نے مسلمانوں کو ”اصحاب الشمال“ کہہ کر ان کی دلآزاری کی ہے عدالت نے اس فیصلہ پر علماء کی تصدیق اور توثیق کرائی گئی اور جو لوگ عدالت میں حاضر تھے ان کی اس فیصلہ میں شہادت لی گئی ہے کیونکہ ملزم حقوق اللہ، حقوق الرسول اور حقوق المسلمین کی توہین کا مرتکب ہوا ہے۔

عدالتی فیصلہ اور مقدمہ کی اہم باتیں

- ملزم فیصلہ صادر ہو جانے تک اپنے اوپر لگائے جانے والے اعتراضات کو جھٹلانے کی کوشش کرتا رہا اور روزنامہ ”الشرق الاوسط“ سمیت عربی اخبارات کے مدیران کو اس بابت خطوط تحریر کرتا رہا۔
- عدالت نے ٹھوس شہادتوں، تحریری ثبوت، ملزم کے ہاتھ کے تحریر شدہ قادیانیت کے حق میں اشعار اور قصائد کے علاوہ مرزا طاہر کے ہاتھ پر بیعت کا اقرار کرنے والے ملزم کے دستخط شدہ فارموں کی نقول کو شامل کرتے ہوئے فیصلہ سنایا۔
- ملزم کی تمام تصانیف بشمول زیر طبع تفسیر قرآن بزبان انگریزی پر پابندی لگا دی گئی۔
- ملزم اور اس کی بیوی کے درمیان مستقل تفریق اور ان کا نکاح فسخ کرا دیا گیا۔
- ملزم کی طرف سے ”نظمی الدقۃ“ نامی وکیل نے پیروی کی جب کہ شرعی عدالت کی طرف سے دو وکلاء ”عبداللہ الشمایلہ“ اور ”قطیشوح الکارنہ“ نے پیروی کی اور اردنی عوام کی طرف ”احمد شید مفلح“ نامی شخص نے کارروائی میں حصہ لیا۔
- اردن کے چند سرکردہ جید علماء اور مشائخ کے علاوہ سعودی عرب کے دو ممتاز ترین علماء نے مقدمہ کے فیصلہ کی تائید و توثیق کی اور عدالت کی کارروائی میں براہ راست یا بالواسطہ طور پر شرکت کی ہے۔
- عدالت نے فیصلہ کے موقعہ پر موجود تمام مسلمانوں کو اس معاملہ میں اپنی شہادت قلم بند کرانے کی تاکید کی۔
- عدالت نے ملزم کو توبہ کی مہلت دی اور اسلام میں دوبارہ لوٹ آنے کی تلقین کی مگر ملزم نے توبہ کی نہ ہی اسلام میں دوبارہ لوٹ آنے کی شہادت دی۔
- عدالت مذکورہ نے ”مفتی الاجن“ کے ایک اور فیصلہ شدہ شرعی مقدمہ کی تفصیلات سے مختلف حوالہ جات اخذ کیے اور استفادہ کیا۔
- عدالت نے اپنے فیصلہ کی نقول، ملزم کی تصویر، اس کے قصائد اور قادیانی لیڈر کی بیعت والے فارموں کی نقول اخبارات کو مہیا کی ہیں۔
- جدہ سے شائع ہونے والے عربی روزنامہ ”عکاظ“ نے اپنی اشاعت مؤرخہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۰ء میں اس مقدمہ کی تمام تفصیلات ملزم کی تصویر، اس کے قصائد اور پُر شدہ بیعت فارموں کی نقول بھی شائع کی ہیں۔

میں تو کبھی نہ مانوں گا

لاحول ولا

شاعر ختم نبوت
سید امین گیلانی

میں تو کبھی نہ مانوں گا، لاحول ولا
کانا بھی پیغمبر تھا، لاحول ولا

بھانو سے شب کو ٹانگیں دبواتا تھا
آگے کیا ہوتا ہوگا، لاحول ولا

خود ہی اپنے ایک شعر میں کہتا ہے
میں تبوں مٹی کا کیڑا، لاحول ولا

مٹی کا ڈھیلا منہ میں رکھ لیتا تھا
گڑ کی ڈلی سے استنجا، لاحول ولا

خود کہتا ہے حمل رہا نو ماہ مجھے
مجھ کو جنا، پھر میں پیدا، لاحول ولا

خود ہی پاگل بی بی مریم بنتا ہے
خود ہی مریم کا بیٹا، لاحول ولا

کبھی کہا میں بالک ہوں چوہڑوں کا
کبھی کہا میں تبوں موہنے لاحول ولا

دن کو سو سو بار کیا کرتا تھا موت
آدمی تھا یا پرنالہ، لاحول ولا

سمجھ کے پگڑی اک دن بیوی کی شلوار
سر پہ باندھ کے آ بیٹھا لاحول ولا

خود لکھتا ہے چودھویں شب کا چاند ہوں میں
یہ دعویٰ اور یہ تھوتھا لاحول ولا

گھر سے نکلا پہن کے اُلٹی گرگابی
دیکھ ذرا اس کا نخرا لاحول ولا

اس کے ماننے والوں سے کوئی پوچھے
آدمی تھا یا پاجامہ، لاحول ولا

جب بھی کہیں نام آیا اس کو گیلانی
منہ سے مرے فوراً نکلا لاحول ولا

سے مرزا قادیانی کو دائیں بائیں کی تمیز نہ تھی۔ جبکہ اسے دن میں سو دفعہ پیشاب آتا تھا استنجے کیلئے مٹی کے ڈھیلے جیب میں رکھتا تھا۔ اسے گڑ کھانے کا بھی شوق تھا۔ ایک جیب میں گڑ رکھتا تھا۔ جسے دائیں بائیں کی تمیز نہ ہو کیا وہ گڑ کی جگہ مٹی کے ڈھیلے اور مٹی کی جگہ گڑ استعمال نہ کرتا ہوگا؟ نظم میں اسی طرف اشارہ ہے۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت

کتاب و سُنّت کی روشنی میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ کا ایک اہم مقالہ

۴۔ حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں:

"فمن رحمة اللّٰه تعالیٰ بالعباد ارسال محمد ﷺ الیھم من تشریفہ لھم ختم الا نبیاء والمرسلین بہ و اکمال الدین الحنیف لہ و قداخبر اللّٰه تبارک و تعالیٰ فی کتابہ ورسولہ ﷺ فی السنة المتواترة عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی ھذاالمقام بعدہ فھو کذاب افاک دجال ضال مضل ولو تخرق و شعبذ واتی بانواع السحر والطلاسم والنیرنجیات فکلھا محال وضلال عند اولی الالباب کما اجری اللّٰه سبحانہ علیٰ یدالاسود العنسی بالیمن و مسیلمة الکذاب بالیمامة من الاحوال الفاسدة والاقوال الباردة ماعلم کل ذی لب و فھم وحجیٰ انھما کاذبان ضالأن لعنھما اللّٰه تعالیٰ- وکذالک کل مدع لذالک الی یوم القیامة حتیٰ یختموا بالمسیح الدجال فکل واحد من ھولاءِ الکذابین یخلق اللّٰه معہ من الامور مایشھد العلماءُ والمؤمنون بکذب من جاءَ بھا."

(ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ص ۴۹۳ ج ۳، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۷۵ھ)

ترجمہ۔ "پس بندوں پر اللہ کی رحمت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی طرف بھیجنا، پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کی تعظیم و تکریم میں سے یہ بات بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام انبیاء اور رسل علیہم السلام کو ختم کیا اور دین حنیف کو آپ کے لئے کامل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث متواترہ میں خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہونے والا نہیں تاکہ امت جان لے کہ ہر وہ شخص جو آپؐ کے بعد اس مقام نبوت کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا، افتراء پرداز، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے، اگرچہ شعبدہ بازی کرے، اور قسم قسم کے جادو، طلسم اور نیرنگیاں دکھلائے، اس لئے کہ یہ سب کا سب عقلاء کے نزدیک باطل اور گمراہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عنسی (مدعیٔ نبوت) کے ہاتھ پر یمن میں اور مسیلمہ کذاب (مدعیٔ نبوت) کے ہاتھ پر یمامہ میں احوال فاسدہ اور اقوال بارِدہ ظاہر کئے، جن کو دیکھ کر ہر عقل و فہم اور تمیز والا یہ سمجھ گیا کہ یہ دونوں جھوٹے اور گمراہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔ اور ایسے ہی قیامت تک ہر مدعی نبوت پر، یہاں تک کہ وہ مسیح دجال پر ختم کر دیئے جائیں گے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے امور پیدا فرمائے گا کہ علماء اور مسلمان اس کے جھوٹے ہونے کی شہادت دیں گے۔"

۵۔ علامہ سفارینی حنبلی "شرح عقیدہ سفارینی" میں لکھتے ہیں:

"ومن زعم انھا مکتسبة فھو زندیق یجب قتلہ، لا نہ یقتضی کلامہ و اعتقادہ ان لا تنقطع وھو مخالف للنص القرانی والاحادیث المتواتر بان نبینا ﷺ خاتم النبیین علیھم السلام."

(شرح عقیدہ سفارینی ص ۲۵۷ ج ۲ مطبوعہ المنار مصر ۱۳۲۳ھ)

ترجمہ۔ "جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبوت حاصل ہو سکتی ہے وہ زندیق اور واجب القتل ہے کیوں کہ اس کا کلام و عقیدہ اس بات کو مقتضی ہے کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں، اور یہ بات نص قرآن اور احادیث متواترہ کے خلاف ہے، جن سے قطعاً ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔" (علیہم السلام)۔

۶۔ علامہ زرقانی شرح مواہب میں امام ابن حبانؒ سے نقل کرتے ہیں:

"من ذھب الی ان النبوة مکتسبة لا تنقطع اوالیٰ ان الولی افضل من النبی فھو زندیق یجب قتلہ لتکذیب القرآن و خاتم النبیّین".

(شرح المواہب اللدنیہ ص ۱۸۸ ج ۶ مطبوعہ ازہریہ مصر ۱۳۲۷ھ)

ترجمہ۔ "جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں بلکہ حاصل ہو سکتی ہے یا یہ کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے ایسا شخص زندیق اور واجب القتل ہے، کیونکہ وہ قرآن کریم کی "آیت خاتم النبیین" کی تکذیب کرتا ہے۔"

۷۔ اور سید محمود آلوسی بغدادی تفسیر روح المعانی میں آیت خاتم النبیین کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"وکونہ ﷺ خاتم النبیین ممانطق بہ الکتاب و صدعت بہ السنة اجمعت علیہ الامة فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان اصر."

(روح المعانی ص ۴۱ ج ۲۲)

ترجمہ۔ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر قرآن ناطق ہے، جن کو سنت نے واشگاف کیا ہے اور جن پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اصرار کرے تو اسے قتل کیا جائے گا۔"

۸۔ قاضی عیاضؒ "الشفا" میں لکھتے ہیں:

"وکذالک من ادعی نبوة احد مع نبینا ﷺ او بعدہ......او من ادعی النبوة لنفسہ او جوزاکتسابھا......وکذالک من ادعی منھم انہ یوحی الیہ و ان لم یدع النبوة ......فھو لاءِ کلھم کفار مکذبون للنبی ﷺ لانہ اخبر ﷺ انہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ و اخبر عن اللّٰه تعالیٰ انہ خاتم النبیین انہ ارسل کافة للناس و اجمعت الامة علی حمل ھذا الکلام علی ظاھرہ و ان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھولاءِ الطوائف کلھا قطعاً اجماعاً وسمعاً."

(الشفاء ص ۲۴۶ ج ۲)

ترجمہ۔ "اسی طرح جو شخص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یا آپؐ کے بعد کسی شخص کے نبی ہونے کا مدعی ہو...... یا خود اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کے حصول کو اور صفائے قلب کے ذریعہ مرتبہ نبوت تک پہنچنے کو جائز رکھے...... اسی طرح جو شخص یہ دعویٰ کرے

کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے خواہ صراحۃً نبوت کا دعویٰ نہ کرے تو یہ سب لوگ کافر ہیں، کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ آپ تمام انسانوں کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام ظاہر پر محمول ہے اور یہ کہ بغیر کسی تاویل و تخصیص کے اس سے ظاہری مفہوم ہی مراد ہے۔ اس لئے ان تمام لوگوں کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اور ان کا کفر کتاب و سنت اور اجماع کی رو سے قطعی ہے۔"

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"و قد قتل عبد الملك بن مروان الحارث المتنبی و صلبه و فعل ذلك غير واحد من الخلفاء والملوك باشباههم. و اجمع علماء وقتهم علی صواب فعلهم والمخالف فی ذلك من كفر هم كافر." (الشفاء ص ۲۵۷ ج ۲)

ترجمہ۔ "اور خلیفہ عبد الملک بن مروان نے مدعی نبوت حارث کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا تھا اور بے شمار خلفاء و سلاطین نے اس قماش کے لوگوں کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ اور اس دور کے تمام علماء نے بالاجماع ان کے اس فعل کو صحیح اور درست قرار دیا۔ اور جو شخص مدعی نبوت کے کفر میں اس اجماع کا مخالف ہو وہ خود کافر ہے۔"

فقہائے امت کے فتاویٰ

۱۔ فتاویٰ عالمگیری

"اذا لم يعرف الرجل ان محمداً ﷺ آخر الانبياء فليس بمسلم ولو قال انا رسول الله اوقال بالفارسية من پيغمبرم يريد به من پيغام مى برم يكفر." (فتاویٰ ہندیہ ص ۲۶۳ ج ۲ مطبوعہ بولاق۔ مصر)

ترجمہ۔ "جب کوئی شخص یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔"

۲۔ فتاویٰ بزازیہ

"ادعیٰ رجل النبوۃ، فقال رجل هات بالمعجزة قيل يكفر و قيل لا." (الفتاویٰ البزازیہ برحاشیہ فتاویٰ عالمگیری ص ۳۲۸ ج ۲ مطبوعہ۔ بولاق مصر)

ترجمہ۔ "ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا دوسرے نے اس سے کہا کہ اپنا معجزہ لاؤ تو یہ معجزہ طلب کرنے والا بقول بعض کے کافر ہو گیا اور بعض نے کہا نہیں۔"

۳۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق

"ويكفر بقوله ان كان ما قال الانبياء حقاً او صدقاً و بقوله انا رسول الله. ويطلبه المعجزة حين ادعی رجل الرسالة و قيل ان اراد اظهار عجزه لا يكفر." (البحر الرائق شرح کنز الدقائق ص ۱۳۰ ج ۵ مطبوعہ۔ بیروت)

ترجمہ۔ "اگر کوئی کلمہ شک کے ساتھ کہے کہ "اگر انبیاء کا قول صحیح اور سچ ہو" تو کافر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو کافر ہو جاتا ہے اور جو شخص مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر اس کا عجز ظاہر کرنے کے لئے معجزہ طلب کرے تو کافر نہیں ہوتا۔"

۴۔ جامع الفصولین

"قال انا رسول الله او قال بالفارسية من پيغامبرم يريد به پيغام مى برم كفر. ولو انه حين قال هذه الكلمة طلب منه غيره معجزة قيل كفر الطالب قال المتاخرون لو كان غرض الطالب تعجيزه لا يكفر." (جامع الفصولین ص ۳۰۴ ج ۲ مطبوعہ ازہر مصر۔ ۱۳۰۰ھ)

ترجمہ۔ "کسی شخص نے کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی زبان میں کہا کہ میں پیغمبر ہوں مراد اس کی یہ تھی کہ میں پیغام لے جاتا ہوں، کافر ہو جائے گا اور جب اس نے یہ بات کہی تو دوسرے آدمی نے اس سے معجزہ طلب کیا تو کہا گیا ہے کہ معجزہ طلب کرنے والا بھی کافر ہو جائے گا۔ اور متاخرین نے کہا کہ اگر اس کا مقصد اس کو عاجز کرنا تھا تو کافر نہیں ہوگا۔"

۵۔ فقہ شافعی کی مستند کتاب مغنی المحتاج شرح منہاج میں ہے:

"(او) نفی (الرسل) بان قال لم يرسلهم الله او نفی نبوة نبي او ادعی نبوة بعد نبينا ﷺ او صدق مدعيها او قال النبي ﷺ اسود او امرد او غير قريشي او قال النبوة مكتسبة او تنال رتبتها بصفاءِ القلوب او اوحی الی ولم يدع نبوة (او كذب رسولا) او نبيا او سبه او استخف به و باسمه او باسم الله ......(كفر)" (مغنی المحتاج ص ۱۳۵ ج ۴)

ترجمہ۔ "یا کوئی شخص رسولوں کی نفی کرے اور یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہیں بھیجا یا کسی خاص نبی کی نبوت کا انکار کرے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے، یا یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) کالے تھے یا بے ریش تھے، یا قریشی نہیں تھے، یا یہ کہے کہ نبوت حاصل ہو سکتی ہے، یا قلب کی صفائی کے ذریعہ نبوت کے رتبے کو پہنچ سکتے ہیں، یا نبوت کا دعویٰ تو نہ کرے مگر یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے، یا کسی رسول و نبی کو جھوٹا کہے یا نبی کو برا بھلا کہے یا کسی نبی کی تحقیر کرے، یا اللہ تعالیٰ کے نام کی تحقیر کرے تو ان سب صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔"

۶۔ مغنی ابن قدامہ۔ (جو فقہ حنبلی کا مستند فتاویٰ ہے)

"و من ادعى النبوة او صدق من ادعاها فقد ارتد لان مسيلمة لما ادعى النبوة فصدقه قومه صاروا بذالك مرتدين و كذالك طليحة الا سدی ومصدقوه--- و قال النبی ﷺ لا تقوم الساعة حتیٰ يخرج ثلاثون كذابون كلهم يزعم انه رسول الله."

و من سبّ الله تعالىٰ كفر سواءً كان مازحاً او وكذالك من استهزأ بالله تعالىٰ او باياته اوبرسله او كتبه - قال الله تعالیٰ : ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قل ابا لله و اٰياته و رسوله كنتم تستهزئون. لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم) وينبغی ان لا يكتفى من الهازی بذالك مجرد الاسلام حتی يؤدب ادباً يزجره عن ذالك فانه اذالم يكتف ممن سب رسول الله ﷺ بالتوبة فممن سب الله تعالیٰ اولیٰ." (مغنی ابن قدامہ ص ۱۱۳ ج ۱۰)

ترجمہ۔ "جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے

وہ مرتد ہے کیونکہ مسیلمہ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کی قوم نے اس کی تصدیق کی تو وہ بھی اس کی وجہ سے مرتد قرار پائی اسی طرح طلیحہ اسدی اور اس کے تصدیق کنندگان بھی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس جھوٹے نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ رسول اللہ ہے۔"

"جو شخص اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) گالی دے وہ کافر ہے، خواہ بھول کر دے، یا بطور مزاح، یا واقعی سچ مچ۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کا، یا اس کی آیات کا، یا اس کے رسولوں کا، یا اس کی کتابوں کا مذاق اڑائے وہ بھی کافر ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو بس یونہی دل لگی اور ہنسی کھیل کر رہے تھے۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ سے، اس کی آیات اور اس کے رسول سے ہنسی کر رہے تھے؟ بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہو۔" اور چاہئے کہ ایسے ہنسی کرنے والے کے صرف اسلام لانے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اس کو عقل سکھانے کے لئے کچھ سزا بھی دی جائے تاکہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ناشائستہ الفاظ کہنے والے کی توبہ پر اکتفا نہیں کیا جاتا تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے حق میں گستاخانہ الفاظ کہے وہ بدرجہ اولیٰ تعزیر کا مستحق ہے۔"

۷۔ الشرح الکبیر شرح المقنع بھی فقہ حنبلی کا مستند فتاویٰ ہے اور اس میں بھی لفظ بلفظ وہی عبارت ہے جو مغنی ابن قدامہ سے اوپر نقل کی گئی ہے۔

(شرح کبیر حاشیہ مغنی ص ۱۱۱ ج ۱۰)

خلاصہ بحث

گزشتہ بالا سطور سے واضح ہو چکا ہے کہ قرآن کریم، احادیث متواترہ، فقہائے امت کے فتاویٰ اور اجماع امت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا استثناء تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے علی الاطلاق خاتم ہیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص کسی معنی و مفہوم میں بھی نبی نہیں کہلا سکتا، نہ منصب نبوت پر فائز ہو سکتا ہے، اور جو شخص اس کا مدعی ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اور یہ خاتمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اعلیٰ ترین شرف و منزلت اور عظیم الشان اعزاز و اکرام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کا نبی بن کر آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے، کیونکہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد فرض کی جائے تو سوال ہو گا کہ اس نئے نبی کو کچھ نئے علوم بھی دیئے گئے یا نہیں؟ اگر کہا جائے کہ اس نئے نبی کو نئے علوم نہیں دیئے گئے بلکہ وہی علوم اس پر دوبارہ نازل کئے گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کئے گئے تھے تو قرآن مجید اور علوم نبوی کے موجود ہوتے ہوئے دوبارہ انہی علوم کو نازل کرنا کار عبث ہو گا اور حق تعالیٰ شانہ عبث سے منزہ ہیں...... اور اگر یہ کہا جائے کہ بعد کے نبی کو ایسے علوم دیئے گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے تھے تو اس سے...... نعوذ باللہ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کا ناقص ہونا، قرآن کریم کا تمام دینی امور کے لئے واضح بیان (تبیانا لکل شئ) نہ ہونا اور دین اسلام کا کامل نہ ہونا لازم آئے گا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی، قرآن کریم کی اور دین اسلام کی سخت توہین ہے۔

علاوہ ازیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد فرض کی جائے تو ظاہر ہے کہ اس پر ایمان لانا لازم ہو گا اور اس کا انکار کفر ہو گا ورنہ نبوت کے کیا معنی؟

اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسرے انداز میں توہین و تنقیص ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے پورے دین پر ایمان رکھنے کے باوجود کافر رہے، اور ہمیشہ کے لئے دوزخ کا مستحق ہو جس کے معنی یہ ہوں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا بھی (نعوذ باللہ) کفر سے بچانے اور دوزخ سے نجات دلانے کے لئے کافی نہیں۔

حق تعالیٰ شانہ تمام مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محمد یوسف لدھیانوی

کیرالہ میں مباہلہ کے بعد بہت سے قادیانی مسلمان ہو چکے ہیں

جناب محمد عبدالرحمٰن سیکرٹری اشاعت اسلام کا خط

جناب حسن محمود عودہ کے نام

محترم حضرت حسن محمود عودہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بخیر ہوں گے یہ خبر پاکر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ نے قادیانیوں کی فریب کاری سے بچ کر ہدایت سے مشرف ہو گئے ہیں الحمد للہ یہاں کیرالہ (ہندوستان) کا ایک صوبہ ہے میں بھی چند نوجوان مباہلہ کی میعاد ختم ہوتے ہی اسلام لائے ہیں۔

آپ نے انجمن اشاعت اسلام کیرالہ کا نام سنا ہوگا جو قادیانی نام نہاد خلیفہ کے چیلنج مباہلہ قبول کیا بشرطیکہ مباہلہ آمنے سامنے ہو اور جزئی باتوں کے بجائے دعویٰ نبوت قادیانی کے موضوع پر ہو، آخر خلیفہ کی اجازت پا کر ۲ جنوری ۱۹۸۹ء کو یہاں مباہلہ ہوا دونوں فریقین میں سے ہر چالیس آدمی شریک ہوئے میعاد ختم ہونے پر قادیانیوں کا پروپیگنڈہ یہ ہوا کہ خلیفہ نے مباہلہ کا چیلنج وحی کے مطابق نہیں کیا تھا۔ لیکن اس بیان سے لوگ مطمئن نہیں ہوئے اور ان کے چند آدمی رجوع الی الحق ہوئے اور چند اسلام لانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

یہ انجمن اشاعت اسلام کیرالہ کا دسواں سال ہے۔ ہم نے طے کیا ہے کہ یہ بڑی دھوم دھام سے منایا جائے۔ چند اجلاس منعقد ہوں گے جن میں کل ہند ختم نبوت کانفرنس ہے۔ جس میں آپ کو شریک کرنا ہمارے لئے بڑے فخر کی بات ہوگی۔ اور یہ کیرالہ اور ہندوستان کے قادیانیوں کو اسلام میں واپس لانے کا موجب ہوگی۔ اسی لئے آپ اپنے تشریف لا کر فرماتے ہوئے ہندوستان آنے کا ارادہ فرمائیے۔

والسلام

خاکسار عبدالرحمن سیکرٹری انجمن اشاعت اسلام کیرالہ

مکتوب سرگودھا

• شبان ختم نبوت کے شب و روز
• ختم نبوت فری ٹیوشن سنٹر کا افتتاح۔

غاشدہ ختم نبوت

• شبان ختم نبوت سرگودھا تین صد نوجوانوں پر مشتمل ایک فعال تنظیم ہے جس میں دیوبندی اور بریلوی ہر دو مکتبہ فکر کے نوجوان مصروف کار ہیں۔ شبان ختم نبوت عالمی مجلس کے پروگراموں کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اور آج کل دیہات میں قادیانیوں کے تعاقب میں مصروف ہے مختلف چکوک میں اس کی چار سے زائد یونٹیں قائم ہو چکی ہیں اور سرگرم ہیں۔ اپنے علاقہ میں قادیانیوں کی انڈر گراؤنڈ سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھتی ہے۔ شبان کے حلقہ صدر مجید سرور اور جنرل سیکرٹری سجاد حیدر دونوں پڑھے لکھے مخلص نوجوان ہیں دن رات ختم نبوت کے کام کو آگے بڑھانے میں مصروف کار ہیں۔ سرگودھا شہر کے … قادیانی … میں خلاف قانون سرگرمیاں، آذان اور کلمہ طیبہ کا استعمال ان کا مشغلہ تھا لیکن شبان ختم نبوت کے نوجوانوں نے ان پر مقدمہ درج کرا کر ان کو گرفتار کرایا۔ اور خلاف قانون سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا گیا۔ … اب قادیانیوں کا گھیرا تنگ کر دیا گیا ہے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں کہ لوگوں میں بیداری کی لہر دوڑے گی اور قادیانی اپنے آخری کیفر کردار تک پہنچ جائیں گے۔

• گزشتہ دنوں خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا میں تشریف لائے۔ ختم نبوت فری ٹیوشن سنٹر کا افتتاح فرمایا جس میں میٹرک ایف اے تک ٹیوشن کے سنٹر میں روزانہ … بجے شام تا آٹھ بجے شام قابل اساتذہ کی نگرانی میں پڑھائی جائیں گے اور بالکل مفت … طلبہ کو دیگر مراعات بھی دی جائیں گی۔

مہمان خصوصی … سیکرٹری یونین چوہدری عبدالحمید سابق ایم پی اے پنجاب تھے انہوں نے اپنی تقریر میں ختم نبوت کے کارکنوں کو ہر قسم کی مالی و عملی تعاون کا یقین دلایا اور فرمایا … مسلمانوں کا یہ کام ہے اور میں خود بھی اور میرے ساتھی بھی … ہر قسم کی امداد کریں گے اگر کارکنوں کو قادیانی افسران سے کوئی … پہنچا تو میں اس میں بھی ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مولانا اکرم طوفانی … ختم نبوت ٹیوشن سنٹر نے … میں عالمی مجلس کی طرف سے یہ قدم پہلا قدم قرار دیا اور کہا انشاء اللہ جماعت اب اور بھی کئی قسم کے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں فری ہسپتال کا اجراء وغیرہ شامل ہیں۔ مولانا خدا بخش خطیب … نے عالمی مجلس کی کارکردگی پر روشنی ڈالی اور جماعت کی تبلیغی ملکی و غیر ملکی سرگرمیاں بیان فرمائیں۔ تقریب میں مولانا اقبال عثمانی، مولانا اکرم عابد، مولانا قاری صدر … ڈسٹرکٹ خطیب مولانا عبدالرحیم صابری، مولانا عبدالرحمن سیالوی، حاجی شیخ … سرور مشیر ختم نبوت اور کئی دیگر کارکنوں نے بھی شرکت کی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض … نے ادا کئے جب کہ صدر شبان امجد … محمد یونس طوطی نائب صدر … شبان ختم نبوت عبدالرزاق وڑائچ مولانا نذر … نے مہمانوں کا استقبال کیا آخر میں حضرت کی دعا سے مجلس برخاست ہوئی۔

اخبارِ ختمِ نبوت

پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار گستاخئ رسولؐ پر ایک گستاخ کو عمر قید کی سزا

ملزم اکرم نے قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ میں اضافہ کیا۔

پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک گستاخ رسول کو عمر قید کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے یہ حکم تعزیرات پاکستان کی ترمیمی ذیلی دفعہ ۲۹۵ … کے تحت لاہور کے ایڈیشنل سیشن جج حکیم سید اختر ارشد نے سنایا گستاخ رسول سلمان رشدی کو گستاخی رسول کی سزا دینے کے لئے حکومت نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ میں ترمیم کر کے اس کی نئی مدت مقرر کی تھی سلمان رشدی تو ابھی تک گرفت میں نہیں آسکا مگر پاکستان کے ایک گستاخ رسول کو اس ترمیمی دفعہ کے تحت عمر قید کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے راوی روڈ پولیس نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو راوی روڈ کی مسجد نورانی محلہ محمدی کے خطیب عبدالرشید انصاری کی رپورٹ پر اس علاقے کے محمد اکرم عربی کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ کے تحت مقدمہ درج کیا تھا اس میں ملزم پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ وہ اس قسم کے پمفلٹ شائع کرتا ہے جو گستاخی رسول کے زمرے میں آتے ہیں وہ اپنی تقاریر میں بھی شان رسول میں گستاخی کا مرتکب ہوا ہے اور اس نے کلمہ طیبہ میں … اکرم عربی … کے لفظ کا اضافہ کر دیا ہے

راوی روڈ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے اس کا چالان عدالت میں پیش کر دیا یہاں استغاثہ کی طرف سے مولانا عبدالرشید انصاری خطیب نورانی مسجد مولانا عبدالمجید خطیب مدینہ مسجد جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ اور مولانا قاری محمد لطف ربانی خطیب جامع مسجد قصر مارکیٹ اور … دوسرے گواہ پیش ہوئے جنہوں نے استغاثہ کی تائید کی۔ فاضل جج نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ ملزم کے خلاف یہ الزام ثابت ہو گیا ہے کہ وہ ایسے پمفلٹ شائع کر کے ان کو تقسیم کرتا ہے جس سے گستاخی رسول کا پہلو نکلتا ہے اور اس سے پاکستان کے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے مدعی مولانا عبدالرشید نے شہادتوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ ملزم کئی ناموں سے اس قسم کے پمفلٹ شائع اور تقسیم کرتا رہا ہے جس سے گستاخی رسول کا پہلو نکلتا ہے۔

فاضل جج نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ مدعی نے تھانہ راوی روڈ میں … اگست ۱۹۸۸ء کو رپورٹ درج کرائی مگر انہوں نے یہ مقدمہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو درج کیا اور دوران تفتیش مولانا عبدالرشید انصاری نے پولیس کو وہ تمام پمفلٹ دیئے جو اس نے اپنے اور مختلف ناموں سے شائع کئے تھے اس طرح دوسرے علماء نے بھی وہ کتابچے … پیش کئے جن سے گستاخی رسول کا پہلو نکلتا تھا۔ فاضل جج نے لکھا کہ ملزم کے بارے میں گواہوں نے بتایا کہ اس نے کئی دینی ادارے قائم کر رکھے تھے جن میں محمدن … اور یونیورسٹی … مدرسۃ القرآن بھی تھا … ملزم …

کو ثابت ہو جو وہ اپنی کتابوں اور پمفلٹ میں کرتا تھا۔ وہ ایک پریس کا بھی مالک ہے جہاں وہ کتابیں اور پمفلٹ شائع کرتا تھا۔

فاضل جج نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ مزید الزام ثابت ہو گیا ہے کہ وہ گستاخی رسول کا مرتکب ہو رہا ہے وہاں اس نے قرآنی آیات میں بھی ترامیم کیں اور انسانی قتلے کو اسلامی فلسفے کا نام دیا جس سے پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اس لئے ملزم کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ الف کے تحت عمر قید اور دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت دس ہزار روپے جرمانے کی سزا کا حکم سنایا جاتا ہے۔

قادیانی ڈی ایس پی کو تبدیل کیا جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب اور آئی جی پولیس پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد ڈویژن خصوصاً ربوہ میں قادیانی غیر مسلم اکثریتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے سالہا سال سے فیصل آباد شہر میں تعینات قادیانی ڈی ایس پی سی آئی اے سٹاف غیر مسلم کو تبدیل کیا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی ربوہ اور فیصل آباد شہر اور ضلع میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ مقدمات بھی قادیانیوں کے خلاف ربوہ اور فیصل آباد کی عدالتوں میں چل رہے ہیں مقام افسوس ہے کہ مسلمان سابق ممبران اسمبلی قادیانی کی حمایت اور پشت پناہی کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔ جب کہ اس قادیانی کا کئی دفعہ تبادلہ ہوا۔ پھر سابق ممبران اسمبلی دباؤ ڈال کر تبادلہ منسوخ کرا دیتے ہیں جس کی شدید مذمت کی جاتی ہے۔ جب کہ سارا شہر سراپا احتجاج بنا ہوا ہے۔

حافظ عبدالرشید کہروڑی انتقال فرما گئے

تحریر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حافظ عبدالرشید کہروڑپکا کی مشہور ربیاد فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ خداوند قدوس نے ظاہری حسن و جمال کے علاوہ باطنی فضل و کمال سے بھی نوازا فرمایا تھا۔ علماء و مشائخ سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے کہروڑپکا میں ایک زمانہ میں انجمن "دعوۃ الحق" کا طوطی بولتا تھا۔ مرحوم اس کے صدر رہے دینی، سیاسی، سماجی، تحریکی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے ذی وقار رہنماؤں کے زبردست مداح تھے۔ حضرت امیر شریعت"، حضرت قاضی صاحب"، مولانا جالندھری" موصوف کی دعوت پر بارہا کہروڑپکا تشریف لائے اور انجمن دعوۃ الحق کے جلسوں اور اجتماع سے خطاب فرماتے رہے آپ ہی کی کوشش سے کہروڑپکا کے سب سے بارونق چوک کا نام حضرت امیر شریعت کے نام پر "بخاری چوک" سے موسوم ہے مجلس کی مقامی شاخ کے ایک عرصہ تک امیر چلے آ رہے تھے۔ بلکہ تادم زیست امیر رہے بندہ کا جامعہ باب العلوم میں تعلیمی دور سے اُن کے ساتھ نیاز مندانہ تعلق رہا ہے بندہ جب کہروڑپکا جاتا موصوف سے ضرور ملاقات ہوتی اور یہ ملاقات پر لطف محفل کی صورت اختیار کر لیتی۔ بزرگوں کے واقعات و حالات بہت مزے لے لے کر بیان فرماتے۔ جامعہ باب العلوم کے سالانہ جلسہ پر مطبخ خاص کے انچارج مرحوم ہی ہوتے اور سر آنے والے مہمان کی اس کی حیثیت کے مطابق خدمت سرانجام دیتے بیعت کا تعلق نقشبندی سلسلہ کے مشہور شیخ حضرت صوفی محمد یار صاحب" دائرہ دین کہروڑپکا سے تھا۔ حضرت صوفی صاحب کہروڑپکا جب بھی تشریف لاتے قیام حافظ صاحب کے پاس ہی ہوتا کئی کئی روز تک حضرت اور حضرت کے رفقاء خدام اور مریدین کے قیام و طعام کا بندوبست کرتے اور بہت ہی مسرت محسوس کرتے خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں آمین۔

مرزا طاہر کے حالیہ بیان پر عالمی مجلس ننکانہ کے راہنماؤں کا ردعمل

ننکانہ صاحب (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے راہنماؤں حاجی عبدالحمید رحمانی محمد متین خالد اور مولانا شوکت علی شاہد نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے حالیہ بیان (پاکستان پاگل خانہ ہے) پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی جھوٹا سربراہ قادیانیت کو آخری سانس لیتے دیکھ کر بوکھلا گیا ہے اور دماغی توازن بھی کھو بیٹھا ہے یہی وجہ ہے کہ کبھی وہ بھرے جلسے میں اپنے ہی ساتھیوں پر برس پڑتا ہے کبھی سستی شہرت کے حصول کے لئے مباہلہ کے نام سے ڈرامہ رچاتا ہے اور کبھی پاکستان ٹوٹنے کی پیشگوئی کرتا ہے اور پاکستان کے حکمرانوں کو قتل کی دھمکیاں دیتا ہے اب پاکستان کو پاگل خانہ قرار دے کر مرزا طاہر نے اپنے بناسپتی اور باطل مذہب کی اشاعت میں ناکامی پر جھنجھلاہٹ اور اپنے فاترالعقل ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے ان راہنماؤں نے کہا کہ سادہ لوح قادیانیوں کی خون پسینے کی کمائی سے لندن میں بیٹھ کر عیاشی کرنے والے رائل فیملی کے اس شہزادے کو اب صحیح معنوں میں آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کو پاگل خانہ کہنے سے نہ صرف مسلمانان پاکستان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں بلکہ مرزا طاہر ایک بار پھر پاکستان کے خلاف بغاوت کا مرتکب ہوا ہے۔ مذکورہ راہنماؤں نے واضح کیا کہ مرزا طاہر لندن میں اپنے پاس موجود یہودی دانشوروں کے مشوروں پر عمل کر کے ملت اسلامیہ کے خلاف سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے۔ قادیانی سربراہ ان اسرائیلی دانشوروں کے ہاتھوں کھلونا بن کر عالم اسلام کے سب سے بڑے دشمن یہودیوں سے وفاداری نباہ رہا ہے مجلس ختم نبوت کے راہنماؤں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے گروہ کے سربراہ مرزا طاہر کے اسلام و پاکستان دشمن بیانات کا سختی سے نوٹس لیا جائے اس پر غداری کے الزام میں مقدمہ قائم کر کے انٹرپول کی مدد سے اسے گرفتار کیا جائے۔

قادیانی اخبار پر مستقل پابندی لگائی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب ہوم سیکرٹری پنجاب اور ڈپٹی کمشنر جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے اور منافرت پھیلانے پر قادیانی ترجمان روزنامہ الفضل ربوہ پر مستقل پابندی لگائی جائے اور عالمی مجلس کی تحریک پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے تحفظ امن عامہ آرڈیننس مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۶۰ء کی دفعہ نمبر ۶ کے تحت الفضل ربوہ کی اشاعت پر ۱۱ جون ۱۹۹۰ء کو دو ماہ کے لئے جو پابندی لگائی تھی اس کو جاری رکھا جائے اور ۱۲ جون سے نیا آرڈر جاری کیا جائے کیونکہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ملک بھر میں مرزا طاہر احمد کے ایماء پر بدامنی پھیلا رہی ہے جس کی روک تھام کے لئے قادیانیوں کے دیگر رسائل بھی بند کئے جائیں۔

بھکر میں سنی مکاتب فکر کے اجتماع کا مطالبہ

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر میں تمام سنی مکاتب فکر کے سربراہوں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالہادی شاکر منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئیں یہ اجلاس ضلعی انتظامیہ کے اس اقدام کی پرزور مذمت کرتا ہے

جس کے تحت انتظامیہ نے حضرت شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کے ضلع میں داخلہ بندی کے احکامات جاری کئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ احکامات فوری منسوخ کئے جائیں ورنہ

ننکانہ صاحب میں انتظامیہ کی قادیانیت نوازی پر مقامی راہنماؤں کا احتجاج

ننکانہ صاحب (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے راہنماؤں حاجی عبدالحمید رحمانی محمد متین خالد اور مولانا شوکت علی شاہد نے مقامی انتظامیہ کی قادیانیت نوازی پر شدید احتجاج کیا ہے گزشتہ روز یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سب ڈویژن ننکانہ صاحب اور متعدد نواحی علاقوں میں قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیاں پورے زور و شور سے جاری ہیں قادیانی ملکی آئین اور قانون کی کھلم کھلا دھجیاں بکھیر رہے ہیں اور اشتعال انگیز کارروائیوں کے ذریعہ مسلمانوں کے درمیان نفاق و انتشار اور بدامنی پھیلا رہے ہیں ان راہنماؤں نے اس موقع پر ننکانہ صاحب کے نواحی دیہات موضع جھنگڑ والا، کالی بیر وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان دیہات میں قادیانی اسلامی شعائر اذان، نماز اور کلمہ طیبہ کی کھلے عام بے حرمتی کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں قادیانیوں کو اسلامی شعائر کی توہین، قانون کی خلاف ورزی اور مسلمانوں کی دل آزاری کے ناپاک افعال میں مقامی انتظامیہ کی آشیر باد حاصل ہے انتظامیہ کے افسران نے با اثر قادیانیوں سے باقاعدہ تعلقات قائم کئے ہوئے ہیں اور قادیانی جماعت سے بعض طور پر وظیفہ بھی پاتے ہیں مذکورہ راہنماؤں نے واضح کیا کہ فتنہ قادیانیت کا وجود ملت اسلامیہ کے مستقبل کے لئے ایک سنگین خطرہ ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو ملکی سالمیت بالکل گوارا نہیں قادیانی پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان راہنماؤں نے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی اشتعال انگیز جارحانہ کارروائیوں کی فی الفور روک تھام کی جائے قادیانی اشتعال انگیز سرگرمیوں کا موثر سدباب کیا جائے اور قادیانیت نوازی کرنے والے سرکاری افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کر کے انہیں یہاں سے تبدیل کیا جائے۔

شدید ردعمل ہوگا ۔

یہ اجلاس پروفیسر راؤ راحت کے سامان کو کوارٹر سے باہر پھینک کر قادیانی ڈاکٹر کو کوارٹر الاٹ کرنے اور اس کی بلاوجہ سرپرستی کرنے پر انتظامیہ کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ راؤ راحت کے ساتھ کی گئی زیادتی کا فوراً ازالہ کیا جائے ۔ ورنہ مسلمان اس سلسلے میں راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے

یہ اجلاس سینیٹ کے ممبران کو شریعت بل کے متفقہ طور پر پاس کرنے پر مبارکباد دیتا ہے اور موجودہ حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد شریعت کے احکامات نافذ کر کے مسلمان ہونے کا ثبوت دے ۔

اگر پاکستان پاگل خانہ ہے تو قادیانی یہاں سے چلے جائیں مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے پاکستان کے مسلمانوں کو پاگل اور ظالم کہنے پر قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے انجمن احمدیہ ربوہ اور قادیانی جماعت کے تمام جاہلوں سے کہا ہے کہ وہ مرزا طاہر کی طرح پاکستان پاگل خانہ سے بھاگ کر انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے خالق انگریزوں کے ملک برطانیہ چلے جائیں انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے نفاذ کے بعد گرفتاری کے خوف سے ربوہ سے چوری بھاگ کر ۳ مئی ۸۴ء کو مرزا طاہر احمد نے لندن کے گاؤں ٹلفورڈ میں پناہ لی ہے اس وقت سے پاکستان کے خلاف زہر اگلتا رہتا ہے اور قادیانی مرزائی وغیرہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا آرڈیننس جاری کرنے پر صدر ضیاء الحق کی موت پر اپنی جماعت کا کر خوشیاں مناتے ہیں اسی طرح پاکستان کے مسلمانوں کو پنجابی نبی مرزا قادیانی اور اس کی امت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے پر مرزا طاہر ان کو پاگل اور ظالم قرار دے رہا ہے مولوی فقیر محمد نے کہا کہ جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی امت پر ساری دنیا میں خدا کا عذاب نازل ہو رہا ہے اور پاکستان سمیت لندن جرمنی کینیڈا وغیرہ دنیا کی ساری زمین قادیانیوں پر تنگ ہو رہی ہے ۔

حضرت مولانا محمد سعید صاحب بزرگ آف گجرات انڈیا انتقال فرما گئے

بڑے رنج و غم کے ساتھ یہ تحریر ہے کہ والد بزرگوار حضرت مولانا محمد سعید صاحب بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء یوم یکشنبہ دوپہر ایک بجے بعمر ۷۸ سال اس دار فانی سے رحلت فرما گئے (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) جامعہ کے اہتمام کی گراں بار ذمہ داری کو ۲۲ سال تک انجام دیا دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ان کی دینی و علمی و ملی خدمات کو حسن قبول فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے اور جامعہ کو تمام مکائد سے محفوظ فرما کر ہر نوع کی ترقیات سے نواز کر ان کا نعم البدل عطا فرمائے اپنے یہاں ایصال ثواب کا بھی اہتمام فرمائیں والسلام

احمد بن محمد سعید بزرگ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے مکہ سے ہجرت کا ارادہ کیا، تو اس شان سے نکلے کہ تلوار کو گردن میں حمائل کر لیا۔ اور کمان کو مونڈھے پر لٹکا لیا۔ اور تیروں کو ہاتھ میں لے لیا، اور بیت اللہ شریف لائے۔ وہاں سرداران قریش خانہ کعبہ کے سامنے اپنا اپنا دربار جمائے بیٹھے ہوئے تھے۔ پہلے تو سات پھیرے طواف کے کئے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد ایک ایک کر کے سب کے حلقے کے پاس آئے۔ اور فرمایا، جو چاہتا ہو کہ اس کی ماں روئے، اور اس کا بچہ یتیم ہو جائے، اور اس کی بیوی بیوہ ہو جائے۔ تو اس وادی میں (جو مسجد حرام کے دروازے سے باہر متصل ہی تھی) ہم سے مقابلہ کرے۔ لیکن کسی شخص نے آپ کا پیچھا نہیں کیا۔

(کنز العمال)

نعت

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

ارشد محمود ناشاد — اٹک

مدینے کے آقا تیری شان عالی
حبیب خدا ذات تیری مثالی

سبھی کی کریں حاجتیں آپ پوری
غریبوں فقیروں کے ہیں آپ والی

تمنا یہی ہے یہی آرزو ہے
رہے سامنے تیرے روضے کی جالی

ضرورت نہیں ان کو دنیائے دوں کی
جو بن جائیں آقا کے در کے سوالی

یہ ناشاد سب فیض نعت نبیؐ ہے
مری بھر گئی ساری جھولی تھی خالی

بقیہ :- عربی حصہ

السروري والحجر على اقواله وفتاويه ومنعه من نشر اى مقال او فتوى حتى يثبت صلاح رايه وفكره

وكذلك بالنسبة لابنه ناضع فقد تم رد الدعوى بحقه لعدم وضوح الدعوى وللحق العام الشرعي الحق ان يقيم عليه دعوى منفصلة

اما الحكم فهو خاضع لتدقيق محكمة الاستئناف الشرعي وقد حضر المحامي نظمي الدقة وكيلا عن المدعى عليه ابراهيم ابوناب اما المدعون العامون الشرعيون ـ فكانوا ثلاثة عبدالله الريماوية محامي. فليش السكارنة محامي. احمد عبد مفلح مواس

بقیہ :- نصرت خداوندی

ایک ٹیلے پر محصور ہو کر رہ گئے اور تین دن تک ہمیں کھانا نہ پینے کو کچھ ملا اور پیاس کی شدت نے ہماری زندگی خطرے میں ڈال دی اچانک ایک بھولا بھٹکا آوارہ بادل کا ٹکڑا ہمارے سروں پر برسنے لگا۔ ارد گرد کہیں بادل گرد و غبار کا نام نہ نشان تھا دور سے مجاہدین ساتھی جو ہماری انتظار میں تھے انہوں نے سمجھا کہ دشمن کے جہازوں نے ہم پر زہریلی گیس کے بم پھینک دیئے یہ بادل اسی کا ہے۔ اس طرح وہ ہماری زندگی سے مایوس ہو کر چلے گئے تھے ادھر ہم نے باران رحمت سے پانی پیا اور ہمارے دلوں کو اس تائید ایزدی سے عجیب سرور اور تقویت ملی پھر ہم وہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے واپسی پر ہم کو ایک زخمی مجاہد ملا جسے ہم نے اٹھا لیا مگر ضعف اور تھکان کے باعث ہمارے لئے زخمی کو کندھوں پر اٹھا کر لے جانا بہت دشوار ثابت ہوا یہاں تک ہمارے ایک ساتھی نے جب اپنی باری پر اٹھایا تو وہ گر کر بے ہوش ہو گیا لیکن زخمی مجاہد کو کسمپرسی کے عالم میں چھوڑنا خلاف مروت تھا زخمی کا نام ”الدین“ تھا۔ جب ہمارا ساتھی بے ہوش ہوا تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ ہمارے لئے کوئی آسانی پیدا فرما چنانچہ اس دعا کے بعد ہم کوئی ایک سو میٹر آگے گئے ہوں گے کہ ویرانے میں ایک بالکل نئی چارپائی پڑی ہوئی ملی۔ ہم نے زخمی کو چارپائی پر آسانی سے اٹھا لیا۔

چودہویں کا چاند اور دشمن کی چھاؤنی

جناب معلم نور خان مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ہمارا قافلہ جو اسلحہ گولہ بارود اور غذائی مواد وغیرہ سے لدا ہوا تھا گزر رہا تھا راستے میں ایک بڑی چھاؤنی کے قریب سے ہمیں لامحالہ گزرنا تھا اور کہیں راستہ نہ تھا۔ چھاؤنی کی لمبائی تقریباً تین کلو میٹر تھی اگرچہ ہم رات کو سفر کر رہے تھے مگر آسمان صاف تھا چودہویں کی چاندنی نے ہمیں حیرت میں ڈال دیا ”زیارائے رفتن ونہ مقام ایستادن“ ہم اسی شش و پنج میں تھے کہ قدرت نے چاند کے چہرے پر سیاہ بادل کے ٹکڑے کا چھوٹا سا نقاب ڈال دیا جس کے نتیجے میں چھاؤنی کے قریب ہمارے تاقافلے کی راہگذر پر اندھیرا چھا گیا ہم پر امن اور پرسکون طریقے پر چھاؤنی سے گذر گئے جونہی چھاؤنی کے حدود سے نکل گئے قدرت نے چاند سے غلاف ہٹا دیا تاکہ راستے میں ہمارے لئے چراغ راہ کا کام دے۔

بقیہ :- نبی رحمت

زید بن حارثہؓ

متبنیٰ بنانے کے بعد آپ نے ان کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب سے کر دیا اگرچہ زینب اس سے رشتے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کر پا رہی تھیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دیا پھر بھی حسب و نسب کے لحاظ سے وہ اپنے آپ کو حضرت زید سے اعلیٰ و برتر ہی سمجھتی رہیں جس کی بنا پر وہ توافق و یگانیت جو شوہر اور بیوی کے درمیان ہونا چاہیئے پیدا نہ ہو سکی اور حالات بگڑتے بگڑتے اس حد کو پہنچ گئے کہ حضرت زید نے انہیں طلاق دے دی زید کے طلاق دے دینے کے بعد حکم خداوندی پہنچا فلما قضیٰ زید منها وطرا زوجناکھا (جب زید نے زینب سے اپنی حاجت پوری کر لی اور ان کو طلاق دے دی تو اے نبی ہم نے ان کا نکاح آپ سے کر دیا)

چنانچہ آپ نے حضرت زینبؓ سے نکاح فرما لیا تاکہ عرب کی اس قدیم بدعت کا سلسلہ ٹوٹ جائے اور اسلام کی بنیاد قائم ہو اس طرح اس مبارک نکاح کے ذریعے عرب سے وہ رسم بد ختم ہوئی جس میں وہ صدیوں سے گرفتار چلا آ رہا تھا۔

ساتھ ہی اس جدید تشریع الہٰی اور طریقہ اسلامی کو موقد کرنے کے لئے یہ حکم نازل فرمایا گیا۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما (محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ خاتم سلسلۂ نبوت ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔

ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ یہ نکاح حکم خداوندی سے ایک باطل رسم کو مٹانے کے لئے عمل میں آیا تھا نہ کہ ہوائے نفس کی تکمیل کے لئے جیسا کہ معاندین اسلام و اعداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فاسد خیال ہے۔

۳۔ مصلحت اجتماعی

یہ حکمت حضرت عائشہ صدیقہؓ اور سیدہ صفیہؓ رضی اللہ عنہم کے نکاحوں سے خوب ظاہر ہوتا ہے ان نکاحوں کے ذریعہ آپ کے دونوں وزراء حضرت صدیق اکبرؓ و حضرت فاروق اعظمؓ آپ کے سلسلہ مصاہرت میں آ گئے جس سے ان حضرات کا مزید اعتبار بڑھا اور آگے چل کر ان کی خلافتوں کو اس کے ذریعہ تقویت و منفعت حاصل ہوئی۔

علاوہ ازیں اسلام کی سربلندی اور نشر و اشاعت میں ان ہر دو بزرگوار نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے اس کا بھی تقاضا تھا کہ انہیں دنیا میں بھی خصوصی مقام اور امتیاز

شان حاصل ہو اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کی صاحبزادیوں سے نکاح فرما کر ان کی عزت افزائی فرمائی جس طرح حضرت عثمان اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے نکاح میں اپنی صاحبزادیوں کو دے کر ان کے مقام و مرتبہ کو بلند کیا۔ الحاصل یہ چاروں حضرات آپؐ کے اعظم صحابہ اور آپ کے بعد دین و ملت کے اور اس کی دعوت و امامت میں آپ کے خلیفہ تھے اس لئے ان سے رشتہ مصاہرت قائم کرنا اجتماعی سیاست و حکمت کے لحاظ سے نہایت ضروری تھا۔

۴۔ مصلحت سیاسی

بعض نکاحوں سے تالیف قلوب اور قبائل کو اپنی جانب مائل کرنے اور ان کے ظلم و جور اور بغض و عناد میں کمی کرنے کے مصالح پیش نظر تھے مثلاً ام المومنین حضرت صفیہ کے نکاح پر غور کیا جائے اس نکاح سے پیشتر مشرکین کی جتنی جنگیں ہوئیں ان میں در پردہ یا کھلے طور پر یہود کا تعلق ضرور ہوتا تھا مگر تزویج صفیہ کے بعد یہود مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔

اسی طرح حضرت ام حبیبہ کے نکاح کا معاملہ ہے کہ ان کے والد ابوسفیان اس نکاح سے پہلے اسلام اور مسلمانوں کے بدترین مخالف اور دشمن تھے اور حمراء الاسد، بدر صغریٰ اور احزاب وغیرہ غزوات میں مشرکین کے قائد اور امیر لشکر بھی رہے تھے لیکن تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اس نکاح کے بعد انہوں نے مسلمانوں پر فوج کشی نہیں کی بلکہ نکاح کے تھوڑے ہی عرصہ بعد خود بھی مسلمان ہو کر آنحضرت کے حلقہ بگوش ہوگئے علاوہ ازیں پورے بنو امیہ اس رشتہ کا خیال کرنے لگے تھے جس کی بنا پر ان کی عداوت اور اسلام دشمنی میں بے حد کمی ہوگئی۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے نکاح سے سیاسی فائدہ کے ساتھ دینی فائدہ بھی ہوا کہ اس نکاح کی خبر حضرات صحابہ کو ہوئی تو وہ بیک زبان پکار اٹھے اصہار رسول اللہ تحتے ایدینا حضورؐ کے سسرال کے لوگ ہماری قید غلامی میں رہیں؟ اور ایک لخت سارے قیدیوں کو آزاد کر دیا قبیلہ بنو مصطلق پر اس سیر چشمی اور شرافت و مروت کا یہ اثر ہوا کہ پورا قبیلہ اسی وقت مسلمان ہو گیا اور اس نکاح کی برکت سے دنیا و آخرت دونوں کی ذلت سے سب کے سب نجات پاگئے اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں ما رأینا امرأۃ اعظم برکۃ علی قومہا منہا۔ میں نے کسی عورت کو نہیں دیکھا جس کی برکت و منفعت اپنی قوم پر حضرت جویریہ سے زیادہ ہو

غرضیکہ کثرت ازدواج کے ذریعہ مختلف خاندانوں سے آپ کے تعلقات قائم ہوئے جو آگے چل کر اسلام اور مسلمانوں کی ترقیات کے ذریعہ بنے اور غالباً یہی وجہ ہے کہ آپ کے نکاح میں بنو ہاشم میں سے کوئی عورت نہیں آئی کیونکہ وہ تو اپنا خاندان تھا۔

ان جملہ تفصیلات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نکاح کے سلسلہ میں آپ نے جو طریقہ اختیار فرمایا وہ اپنی خواہش نفس کی تکمیل کے لئے نہیں تھا بلکہ اس سے ملک و قوم، اسلام اور عالم انسانیت کے مصالح و مفاد وابستہ اور مربوط تھے جسے نظر انداز کرنا اس ہادی برحق اور محسن اعظم کے لئے ممکن نہیں تھا جسے رب العالمین نے دنیا میں رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تھا۔ یا رب صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

بقیہ :- صحبتے با اولیا

(۲) جہاد اعلائے کلمۃ اللہ فرائض کا ہے۔ آخر وقت بھی ادائے فرض کرو۔ (۳) دشمن دین سے یہاں تک لڑو کہ یا خود مر جاؤ یا دشمن خدا اور رسول کو نیست و نابود کر دو۔"

نقل ہے کہ آپ کسی سے کچھ قبول نہ کرتے تھے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا :-

" لینے میں اس کی عزت اور اپنی ذلت سمجھتا ہوں، اور دینے میں اپنی عزت اور اس کی ذلت تصور کرتا ہوں۔"

ایک شخص سفر پر جا رہا تھا۔ اس نے آپ سے وصیت چاہی۔ فرمایا :- اگر دوست مطلوب ہے تو خدا تیرے لئے کافی ہے۔ اگر ہمراہی چاہتا ہے تو کراماً کاتبین تیرے ہمراہ ہیں۔ اگر عبرت درکار ہے تو دنیا کافی ہے۔ مونس چاہتا ہے تو قرآن کافی ہے۔ اگر کام درکار ہے تو عبادت کر، وعظ درکار ہے تو موت سے بڑھ کر کوئی اور واعظ نہیں۔ اگر یہ باتیں کافی نہیں تو پھر دوزخ بہت کافی ہے۔"

عقیدۂ ختم نبوت کی تائید اور قادیانیت کی تردید میں نظمیں

ہر چہ گویم حق گویم

از : شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی

شاعر ختم نبوت الحاج سید امین گیلانی صاحب کی عمر میں خدا برکت عطا فرمائے اور انہیں مزید ہمت دے کہ وہ اشعار اور نظموں کی صورت میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب کے ساتھ حاکمان وقت کے گریبانوں کو بھی جھنجھوڑتے رہیں۔ آپ محترم گیلانی صاحب نے اس عنوان پر اب تک یوں تو بے شمار نظمیں کہیں ہیں لیکن ان میں سے بہت ہی اہم نظمیں منتخب کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کتابی صورت میں شائع کر دی ہیں۔ ان میں حاکمان وقت کے گریبانوں کو بھی پکڑ لیا ہے اور قادیانیت کا بھی خوب تعاقب کیا گیا ہے گویا اب تک اس موضوع پر کہی جانے والی کم و بیش تمام نظمیں اس کتاب میں جمع ہوگئیں اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً جلسوں اور کانفرنسوں میں پڑھنے والے حضرات کے لیے یہ نادر تحفہ ہے کتاب خوبصورت ٹائیٹل اور عمدہ کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف دس روپے ہے۔ آج ہی منگوا لیجئے کہیں دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ قیمت پیشگی روانہ فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبر : ۴۰۹۷۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No: M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

کا نصب العین اور اغراض و مقاصد

- تبلیغ و اشاعت اسلام حدیث "مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی" کی روشنی میں۔
- اصلاح عقائد و اعمال صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دینؒ کی نشاندہی کے مطابق
- تربیت اخلاق
- بالخصوص تحفظ عقیدہ ختم نبوت جس کیلئے مندرجہ ذرائع اختیار کیئے گئے ہیں۔

(ا) مبلغین و داعیان اسلام کا تقرر۔ (ب) شعبہ نشر و اشاعت (ج) دینی مدارس کا قیام اور انکی تنظیم۔
(د) تعلیم بالغاں (ر) تعلیم نسواں

الحمد للہ! اس وقت پچاس سے زائد مبلغین اندرون ملک و بیرون ملک سرگرم عمل ہیں اور بیسیوں دینی مدارس قائم ہیں

شرائط رکنیت

ہر عاقل و بالغ شخص، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کا اقرار کرے۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد، نصب العین او طریق کار کو سمجھ لینے کے بعد اس بات کا اقرار کرے کہ مجلس کے دستور کے ساتھ پوری طرح متفق ہے اور اسکے مطابق جماعتی نظام کی پوری طرح پابندی کرنے کیلئے تیار ہے۔ (۲) وہ تمام ایسی رسومات و عادات سے اپنی زندگی کو پاک کرنے کی کوشش کریگا جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ کے خلاف ہوں۔ (۳) وہ کسی ایسے ادارے یا جماعت کا رکن نہیں بنے گا جس کے عقائد و نظریات اور اصول و مقاصد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد اور طریق کار کے خلاف ہوں۔ (۴) وہ نیا سال شروع ہونے پر کم از کم ایک روپیہ مجلس کے بیت المال میں جمع کرائے گا۔ (۵) جو صاحب یکمشت یکصد روپیہ عنایت فرمائیں گے وہ تا زیست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن متصور ہوں گے۔

رابطہ کیلئے: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸